

ڈراما

روحِ سیاست

مؤلّفہ

نورالٰہی

و

محمد عمر

اُردو بک سٹال بیرون لوہاری دروازہ لاہور

بارِ دوم

تہدیہ

اِن ناچیز اوراق کے لئے اور کیا سرمایۂ سعادت و توقیر ہو سکتا ہے۔ کہ حضور پُرنور ہز ہائینس مہاراجہ بہادر سر ہری سنگھ فرمانروائے ریاست جموں و کشمیر اپنے اسمِ گرامی پر اس کا ڈیڈیکیشن منظور فرماتے ہیں۔




خدام
نور الٰہی
و
محمد عمر



تعارف

روحِ سیاست کا دوسرا ایڈیشن ناظرین کرام کی خدمت میں پیش ہوتا ہے دس سال کے عرصہ میں پہلے ایڈیشن کا ختم ہونا تعجب کی بات نہیں۔ جب اچھی اچھی قابلِ قدر کتابیں گوداموں میں دیمک کا کھاجا بن رہی ہوں تو اِس ابتدائی مشق کے نقشِ اولین کی یہ آہستہ خرامی ایک متوقع امر ہے نقشِ ثانی میں نظرثانی نے وہ سب خامیاں دور کردی ہیں۔ جو کتاب کی دلچسپی میں حائل ہوتی تھیں۔ یہ ڈراما امریکہ کے زندہ جاوید پریذیڈنٹ ابراہام لنکن کی زندگی کے چند جستہ جستہ واقعات پر مبنی ہے۔ اور کتھا کے تسلسل کا التزام نہ ایسے ڈراموں میں ہوا کرتا ہے اور نہ ہے ٭

جموّں
۱۸ ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء

نور الٰہی
و
محمد عمر

ارکان

مسٹر سٹون
مسٹر کفنی
سوسن
ابراہام لنکن
مسز لنکن
ولیم ٹکر
ہنری ہائینڈ
الیاس پرائیس
جیمز میکنٹاش
(ایک وفد کے ارکان: ولیم ٹکر، ہنری ہائینڈ، الیاس پرائیس، جیمز میکنٹاش)
پہلا سپاہی
دوسرا سپاہی
جنرل میڈ
کپتان سون

جنرل لی ...... کمانڈر انچیف افواج جنوب

سٹاف افسر

جان بوتھ

مزید لیڈیاں ۴

مزید مرد ۷

ولیم سیورڈ ...... سکرٹری آف سٹیٹ

جانسن وائٹ

کیلب ہیننگز } جنوبی ریاستوں کے نمائندے

ہاکنس .... کلرک

اول کلرک

دوم کلرک

مسٹر سلینی ...... سکرٹری

سامن چیز

منٹگمری بلیر

سامن کیمران } وزراء

کیلب سمتھ

برنٹ ہاک

گیڈن ولز......... وزراء

مسز گلوتھ بلو.......... ایک لیڈی

مسز اورلے......... ایک لیڈی

فریڈرک ڈگلس....... آزاد شدہ حبشی غلام

اڈون شاٹن....... وزیر جنگ

جنرل گرانٹ....... کمانڈر انچیف افواج متحدہ

کپٹن میلنز

ڈینس

ایک افسر



تقریب

دو مؤرّخ

جس دل میں سما جائیں اسرارِ حقیقت — تنہائی میں رہتا ہے طلبگارِ حقیقت
چُندھیائے جن آنکھوں کو تابندہ شرارا — خرمن سے زراعت سے وہ کرتی ہے کنارا
رہتا ہے دل اُس میکدے میں مستِ مئے ذات — جسمیں کہ عجب کیفیتیں کھلتی ہیں دن رات

پاتا ہوں جب انسان کو پابندِ اصول آج — ہمجنسوں سے اپنے نظر آتا ہے ملول آج
دانائی سے جو مشورہ دیتا ہے وہ خلق کو — سُنتا ہی نہیں کان لگا کر کوئی اس کو
کوتاہ نظر اس کو سمجھ سکتے ہیں کیسے — جو لطف ہیں تذکارِ حیاتِ ابدی کے

دو مؤرّخ اکٹھے

مصروف یہاں کام میں رہتا ہے وہ انساں — جس کو نہ کرے گردشِ قسمت کبھی ہراساں
ہر حال میں جو اپنی ہی دُھن پر رہے قائم
آمادہ رکھیں دل کی اُمنگیں جسے دائم

سین اوّل

مقام سپرنگ فیلڈ۔ سنہ ۱۸۶۰ء کا آغاز۔ ابراہام لنکن کا مکان۔
مسٹر سٹون ایک زمیندار اور مسٹر کفنی ایک تاجر انگیٹھی کے پاس بیٹھے ہیں۔ غروب آفتاب کا وقت ہے۔ دونوں پائپ پی رہے ہیں

مسٹر سٹون ابراہام۔ کیسا اچھا نام۔

مسٹر کفنی بیشک اچھا نام اور اچھا کام۔

سٹون ابراہام لنکن میرا چالیس سال کا آشنا رفیقِ بے ریا۔ خود دار انسان راست روی کی جان ہے (پائپ جھاڑتا ہے سوسن خادمہ آتی ہے اور شمع جلاتی ہے) سوسن کہئے۔

سوسن مسز لنکن باہر سے آ گئیں اور یہاں آیا چاہتی ہیں۔

کفنی یعنے انتظار ہو چکا اور اب وہ تشریف لاتی ہیں۔

سٹون سوسن اگر تمہارا آقا امریکہ کا صدر ہو جائے۔

سوسن تو ضرور۔ وطن کے دن پھر جائیں گے۔

سٹون مگر انہیں سپرنگ فیلڈ کو خیر باد کہنا ہوگا اور واشنگٹن میں رہنا ہوگا۔

سوسن — انہیں سپرنگ فیلڈ سے اُنس تو ہے مگر آپ جانتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کے غلام نہیں حُبِّ وطن اِن جذبات پر غالب آتے گی اور واشنگٹن اور سپرنگ فیلڈ کی تمیز نہ رہیگی۔

سٹون — اگر یہ بات ہے تو امریکہ کی عنانِ حکومت ان کے ہاتھ ہے۔

سوسن — حضور اسی کمرے میں بیٹھا کرتے ہیں اور تمباکو کی بُو برداشت نہیں کر سکتے۔

کفنی — سوسن تمہاری دُور اندیشی قابلِ داد ہے (دونوں پائیپ جھاڑ کر جیبوں میں رکھ لیتے ہیں۔ سوسن چلی جاتی ہے)

کفنی — بات تو پکی ہے نا۔

سٹون — بالکل۔ اب صرف دعوت دینا اور منظوری لینا باقی ہے۔ یہ تجویز تو ایسی مکمل ہے جس طرح جان براؤن کا مرنا مسلّم ہے۔

کفنی — جانآن آنجہانی کے متعلق لنکن کے خیالات کا میں صحیح اندازہ نہیں لگا سکا۔ یہ ضرور ہے کہ بردہ فروشی کوئی اچھا کام نہیں۔ مگر لنکن کے نزدیک جان کا فعل قابلِ تقلید نہیں۔ اور اس تحریک پر جانآن کی طرح جان پر کھیل جانا امریکہ کے لئے مفید نہیں۔ اُن کا قول ہے ؎

یہ جنوں تھا جو سرِ دار پہ سر رکھ بیٹھا

نوکِ شمشیر پہ اپنا وہ جگر رکھ بیٹھا
مر گیا جان مگر بردہ فروشی ہے وہی
خون سے اسکے ہوئی ملک کی کھیتی نہ ہری

سٹون ابراہام تو آئین و قوانین کا دِلدادہ ہے۔اور اُن کے تحت ہر ایک جدوجہد کرنے پر آمادہ ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ آئین نظم و نسق ایک دیانتدار آفسر کے مشابہ ہو۔جو ذرّہ بھر خیانت کو روا نہ رکھے۔ مگر جس قدر کام لے اُس کا پورا دام دے۔اگر وہ پریزیڈنٹ ہو گیا تو دیکھ لینا کہ جو وہ کہے گا وہی کریگا۔قول و فعل میں ذرا فرق نہ پڑے گا۔ دُنیا جانتی ہے کہ غلامی کے انسداد کی اُسے دُھن ہے۔لیکن جب تک قانون بردہ فروشی کا غلام ہے وہ بھُولے سے بھی قانون سے سرتابی گوارا نہ کرے گا۔ایک غلط قانون کے سامنے سرِ تسلیم خم رہے گا گو اسکی تنسیخ یا اصلاح کے لئے وہ لہو پانی ایک کر دے۔

کفنی مگر بھائی قطع نظر ان سب باتوں کے جان بھی کس قیامت کا منچلا تھا۔کہ اپنے مٹھی بھر رفیقوں کے ساتھ انسداد غلامی کے لئے قربان ہو گیا۔

سٹون بیشک وہ اپنے خون سے جریدۂ جانبازی پر مُہر لگا گیا۔کسی

دُھن میں اِنسان کس طرح سر فروشی کرتا ہے دنیا کو دکھا گیا۔

کفنی مگر جو زندگی وطن کا سرمایہ ناز ہو سکتی تھی اُسے ناحق برباد کیا۔

(مسز لنکن آتی ہے۔ دونوں کھڑے ہو جاتے ہیں)

مسز لنکن تسلیمات مسٹر سٹون مسٹر کفنی۔

سٹون و کفنی تسلیم

مسز لنکن تشریف رکھئے۔

سٹون آج کی شام تو آپ کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے

مسز لنکن کیا کچھ۔

کفنی وفد یہاں کب پہنچ رہا ہے۔

مسز لنکن سات بجے۔

کفنی کیا ابراہام نے کچھ فیصلہ کیا ہے کہ وہ وفد کو کیا جواب دیں گے۔

مسز لنکن وہ وفد کی دعوت قبول کرینگے۔

سٹون بالکل درست فیصلہ ہے۔

کفنی مجھے یقین ہے کہ آپنے بھی اُن کے فیصلہ کی تائید کی ہو گی۔

مسز لنکن آپ نے ابھی کہا تھا کہ یہ شام میرے لئے بہت اہم ہے بالکل بجا ہے۔ ممکن ہے کہ ایک عظیم الشان انسان کے طفیل میں بھی زندہ جاوید ہو جاؤں۔ میری طرف دیکھئے۔ میری شکل بھی ایسی ویسی ایسی

میں گرم مزاج۔ تیز زبان۔ میرا دل و دماغ بھی ایسا جو اس کے بلند خیالات کے ہم عنان نہیں ہو سکتا۔ تاریخ یہ باتیں بتائیگی۔ اور لوگ سن کر کہیں گے کہ غریب لنکن کس کے پالے پڑا۔ مگر میرے تاز نظر ہمیشہ مآل کار رہا۔ اور یہی خیال دامنگیر رہا۔ کہ میدانِ عمل میں پیشقدمی ترقی کی کفیل اور کامیابی کی دلیل ہے میں پیہم اس کا مطالعہ کرتی رہی۔ اور اس سے جو کچھ میں نے سیکھا اُس کا فائدہ امریکہ اٹھائے گا۔ ایک وقت تھا کہ امریکہ اسے آریگن کا گورنر بناتا تھا۔ لیکن میں مانع ہوئی۔ اب اسے پریزیڈنٹ کا عہدہ پیش کرتے ہیں اور میں رضامند ہوں۔

کفنی صدارتِ امریکہ کا حصول انسانی جد و جہد کی معراج کمال ہے۔ مگر اس انتخاب پر سیورڈ کیا طرزِ عمل اختیار کریگا۔

مسز لنکن ناکامئ انتخاب اسکی آتشِ رشک کو اور بڑھائیگی۔ مگر مجھے یقین ہے کہ ابراہام کی فراخ دلی اُسے سیدھی راہ پر لے آئے گی۔

سٹون میرا خیال ہے کہ جماعت عمومی کے اختلاف نے انتخاب جمہوریت کو متیقن کر دیا ہے۔

مسز لنکن ابراہام کی بھی یہی رائے ہے۔

کفنی نتیجہ ابھی مستقبل کی ظلمت میں مستور ہے میں ایک دن شام کو اس کمرہ میں لنکن کے انتظار میں تھا۔ آخرکار وہ آئے۔ مگر اپنی انوکھی دھج سے۔ وہی بوسیدہ ٹوپی زیب سر اور پرانا کوٹ دربر۔ اب یہ خیال مجھے پریشان کر رہا ہے۔ کہ وہ دن کیسا ہوگا۔ جب امریکہ کا آئندہ پریزیڈنٹ اس ہئیت کذائی میں جلوہ افروز ہوگا۔

مسز لنکن میں سالوں سے اسی فکر میں ہوں کہ انہیں نئی ٹوپی خریدنے پر آمادہ کروں۔

کفنی نیویارک سے مجھے ایک بڑی تعداد ٹوپیوں کی موصول ہوئی ہے۔ اگر ابراہام اُن میں سے ایک قبول کریں۔ تو میری دوکان کے لئے باعث فخر ہو۔

مسز لنکن آپ کا ہدیہ تو وہ مُسرت سے قبول کرینگے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ آیا وہ اپنی پرانی ٹوپی چھوڑ کر نئی پہننے پر تیار ہونگے۔

سٹون اُن کے لئے غلامی اور جنوبی ریاستیں دو عقدے ہیں جنہیں وا کرنا ہوگا۔ غلامی کا خاتمہ ابھی باقی ہے۔ جان برون نے یہی کہا تھا۔ کہ "غلام کا انجام ابھی باقی ہے"۔

(ابراہام لنکن آتا ہے۔ سر پر سبزی مائل شکستہ ٹوپی۔ کوٹ کی جیبیں کاغذوں سے بھری ہوئیں۔ عمر ۵۰ سال۔ ڈاڑھی مونچھ صاف)

لنکن: آپ سب کے مزاج اچھے ہیں۔ مریم اچھی ہو۔ سیموئیل خوش ہو۔ ٹموتھی آپ کی طبیعت کیسی ہے۔

سٹون کفنی: آپ کی عنایت۔

لنکن: (ٹوپی اُتار کر رکھتا ہے اور جیبوں سے کاغذ نکالتا ہے) آپ کس کا ذکر کر رہے تھے۔ جان براؤن کا۔ تو غلامی کا اِنسداد جان براؤن کی ایسی تدبیروں سے نہیں ہو سکتا۔ ٹیڑھے راستوں سے منزلِ مقصود پر پہنچنا ناممکن ہے۔ نظامِ سلطنت ایک بڑھا ہوا جن ہے جو لاتوں سے نہ مانے گا۔ مگر آئینی باتوں سے رفتہ رفتہ رام ہو جائیگا۔ سیاسیات میں خود سری نادانی کہلاتی ہے۔ اور اُسکی اِصلاح کی ترکیب حکومت کو خوب آتی ہے۔

کفنی: اچھا اب ہمیں اجازت دیجئے۔ ہم تو اِس وقت اُس "ہاں" پر مبارک باد کہنے آئے تھے۔ جو آج آپ کے منہ سے نکلیگی اور کل فضائے عالم اُس سے گونج اُٹھے گی۔

سٹوِن ابراہام۔ جب مجھ سے حقیر انسان کو معلوم ہو کہ اُس کا دوست دُنیا کے بڑے آدمیوں میں شمار ہوگا۔ اور جو لفظ اسکے منہ سے نکلے گا وہی قانون ہوگا۔ تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اُس کے دِل کا کیا حال ہوگا۔

لنکن اَور اُس کے دِل کی کیفیت کیا ہوگی جو اِس طرح منتخب ہو سموئیل مَیں ایک کمزور انسان ہوں اور ایسا عاجز کہ میرا بَس چلے تو اس دعوت کو کبھی قبول نہ کروں۔ آہ ایسے وقت میں جب کہ لوگ اس قدر شوریدہ سر ہوں۔ اور سیاسی مطلع پر مشکلات کا ابر محیط ہو صدارت قبول کرنا حزم و احتیاط سے کوسوں دُور ہے۔ لیکن ایسے آڑے وقت میں وُہی دِل چُرلیٹے گا جو حُبِ وطن سے نا آشنا ہو۔ تلخ مزاجی۔ تحکم اور کج بحثی کو لوازمات حکومت خیال کیا جاتا ہے لیکن میں ان سے قطعاً بے بہرہ ہوں۔ ممکن ہے کہ میری تمام دردسری بیکار ہو۔ مگر کیا کروں اس صدارت کا بار میرے لئے مقدر ہو چکا ہے سموئیل تھوڑی میں آپ کا ممنون ہوں مگر بھائی آئے ہو تو ذرا ٹھیرو دو گھونٹ شربت ہی پیتے جاؤ (الماری کھولتا ہے) اِس لڑکی سے خدا سمجھے (دروازے کے قریب جا کر آواز دیتا ہے) سوسن سوسن

شربت کہاں رکھا ہے۔

مسز لنکن ابراہام سوسن کی خطا نہیں۔ الماری کا غذوں سے پٹی پڑ
تھی میں نے اُس سے کہا کہ شربت کہیں اور رکھ دے۔

سوسن (گلاس اور شربت لیکر آتی ہے) مجھے افسوس ہے۔ مجھے تو۔۔۔

لنکن مضایقہ نہیں۔ اپنا کام کئے جاؤ۔

سوسن جناب کی شفقت (چلی جاتی ہے)

لنکن (گلاس بھر کر) آپ جیسے دِلکی آشام رندوں کے لئے تو یہ خشک
دعوت ہے مگر میں اِس سادے شربت کو خلوص دل سے پیش
کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ آپ اسے پینے کی تکلیف
کریں گے۔

سٹون ابراہام کیوں کانٹوں میں گھسیٹتے ہو۔

مسٹر کفنی خدا آپ کو اپنے ارادوں میں کامیاب کرے۔ اور کشتِ ملک
آپ کی آبیاری سے سیراب کرے (مسٹر لنکن سے) ہم آ
خدمت میں قبل از وقت مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ خدا
کو آباد اور اُس کے باشندوں کو شاد رکھے۔

(کفنی اور سٹون شربت پیتے ہیں)

مسز لنکن آپ کی عنایت۔

لنکن — سموئیل ٹموتھی یہ میرے صادق دوستوں کی رفاقت کا جام ہے
مریم یہ تمہاری محبت کے سُرور میں پیتا ہوں۔ خدا امریکہ کو بابرکت
کرے (مسز لنکن و لنکن شربت پیتے ہیں)

سٹون — خدا حافظ۔

کفنی — شب بخیر۔

مسز لنکن — تسلیم۔

لنکن — خدا حافظ۔ مَیں آپ کی تشریف آوری کا ممنونِ پذیر ہوں۔

(سٹون و کفنی جاتے ہیں)

مسز لنکن — اسی جگہ وفد سے ملاقات بہتر ہو گی۔

لنکن — اِسی جگہ سہی۔ سات بجنے میں پانچ منٹ باقی ہیں۔ مریم تمہارا
فیصلہ تو ناطق ہے نا۔

مسز لنکن — بالکل قطعی

لنکن — تو پھر ہم غلامی کے رواج کو پابہ زنجیر کریں گے۔ مجھے اندیشہ ہے
کہ اہل جنوب مخالفت کریں اور ممکن ہے کہ وہ اتحاد سے علیحدہ
ہونے کے درپے ہوں۔ مگر یہ کبھی روا نہ رکھا جائیگا۔ جو ہو گا
دیکھا جائے گا۔ اگر اتحاد کو بالائے طاق رکھا گیا۔ تو امریکہ کا شیرازہ
بکھر جائے گا۔ اور یہ بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا۔ مگر کیا کیا جائے کہ

اِس بیل کو منڈھے چڑھانے میں کسقدر گوشت و خون کی ضرورت ہوگی۔

مسز لنکن اگر تم اس گتھی کو نہ سلجھاؤ گے تو اس کے لئے پھر کوئی غیب سے تھوڑی ہی آئے گا۔

لنکن افسوس مجھے کوئی دکھائی نہیں دیتا اور حقیقت یہ ہے کہ ملک بھر میں کسی کو سجھائی نہیں دیتا کہ انہی دو باتوں پر امریکہ کے مستقبل کا اِنحصار ہے

مسز لنکن تو پھر خدا کا نام لو اور اس گرتے ہوئے گھر کو تھام لو۔

لنکن میں حاضر ہوں۔

مسز لنکن ابراہام۔ تم جانتے ہو کہ یہ ٹوپی باعثِ ننگ ہے مگر تمہیں کسی کے کہنے سننے کی پروا نہیں۔ کون کہتا ہے کہ مُرغِ زرین بنے رہو۔ مگر کچھ تو اپنے کپڑے لتے کا دھیان ہونا چاہئے۔

لنکن ضرور ہونا چاہئے مگر میں بھول جاتا ہوں۔

مسز لنکن ہاں آپ ایسے ہی ننھے نادان ہیں۔ خدا لگتی کیوں نہیں کہتے کہ کسی کی بات پر کان نہیں دھرتے۔ آج تم مونٹیل سٹون یہاں تمباکو پیتا رہا ہے کل یہاں خیر سے کوئی اور آئیگا اور شوق سے بیٹھا تمباکو کے چھینٹے اڑائے گا۔ اور یہ مکان اچھا خاصہ چانڈوخانہ

بن جائے گا۔

لنکن بچارا اسٹون سیدھا سادھا آدمی ہے تکلفات کیا جانے۔

مسز لنکن بھاڑ میں جائے ایسی سادگی جس سے مکان رہنے کے قابل نہ رہے مجھے معلوم نہیں آخر تمہارا دماغ کس اُدھیڑ بن میں لگا رہتا ہے اگر تمہارا کوئی ہمسایہ نہیں تو میرے تو ہیں۔

لنکن جو تمہارے ہمسائے ہیں میرا خیال ہے وہ میرے بھی ہیں۔

مسز لنکن تو پھر تم کیوں اپنے لباس کا خیال نہیں کرتے۔

لنکن اب میں ضرور خیال رکھوں گا۔

مسز لنکن تو نئی ٹوپی خریدو گے۔

لنکن ہاں ضرور۔

مسز لنکن کب۔

لنکن ایک یا دو دن میں جلدی ہی۔

مسز لنکن اچھا میں زیادہ زور دینا نہیں چاہتی کیونکہ میری بُردباری جھگڑا پسند نہیں کرتی۔

لنکن مجھے بالکل اِس کا یقین ہے (سوسن آتی ہے)

سوسن جناب سب آگئے ہیں۔

مسز لنکن تو میں جاتی ہوں۔

سوسن: جناب کو رومال تو نہیں چاہئے صبح یہیں بھول گئے تھے۔

لنکن: اب کیا ضرورت ہے۔

سوسن: میں لے آئی ہوں اگر جناب رکھ لیں تو کیا مضائقہ ہے (لنکن رومال لے لیتا ہے)

مسز لنکن: ابراہام محتاط رہنا۔

لنکن: ضرور۔

(مسز لنکن چلی جاتی ہے تھوڑی دیر بعد سوسن آتی ہے)

سوسن: تشریف لائیے۔

(ولیم ٹکر ایک لحیم شحیم کروڑپتی سوداگر۔ ہنری ہائنڈ ایک تیز فہم چھوٹے قد کا مقنن۔ الیاس پرائیس ایک دبلا پتلا پادری جیمز میکنٹاش ایک اخبار کا ایڈیٹر آتے ہیں۔ سوسن چلی جاتی ہے)

ٹکر: مسٹر لنکن میرا نام ولیم ٹکر ہے (اپنے رفیقوں کو پیش کرتا ہے) مسٹر ہنری ہائنڈ آپ کے ہم پیشہ مقنن اوہایو کے سربرآوردہ وکلاء سے ہیں۔ مسٹر الیاس پرائیس پنسلوینیا کے رہنے والے ہیں امریکہ بھر میں اُن کے مواعظ کی دھوم ہے۔ جیمز میکنٹاش انکو تو آپ جانتے ہی ہیں۔ اور میں شکاگو سے آ رہا ہوں۔

لنکن: حضرات تشریف رکھیے۔

(سب میز کے گرد بیٹھ جاتے ہیں)

ٹکر
صدارتِ وفد کی عزت اِس خاکسار کو دی گئی ہے۔ ہمیں انجمن جمہور نے یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا ہے کہ کیا آپ اُن کی طرف سے صدارتِ امریکہ کا امیدوار ہونا قبول فرمائیں گے۔

پرائیس
مسٹر لنکن مجلسِ جمہور کا خیال ہے کہ اِس وقت جبکہ مجلسِ عمومی میں مناقشہ ہے۔ تو مجلسِ جمہور کے نامزدہ امیدوار کا انتخاب ایک طے شدہ امر ہے۔

لنکن
حضرات آپ سے صرف ایک ہی صاحب میرے شناسا ہیں اِس لئے یہ دریافت کرنا میرا فرض ہے کہ آپ نے میری اُن کمزوریوں پر غور فرمایا ہے جو اِس عہدہ کے اہل میں نہیں ہونی چاہئیں۔

ہائینڈ لنکن
یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ اُن پر آزادی سے بحث ہو چکی ہے۔ خوش پوشی کے علاوہ چند اور تکلفات ہیں جن سے یہ عاری ہوں اور وہ واشنگٹن کی سوسائٹی کی جان بلکہ ایمان ہیں۔

ٹکر
اِس پر بھی گفتگو ہو چکی ہے۔ مسٹر لنکن موجودہ ایام نہایت پُرآشوب ہیں۔ اِتفاق کا کہیں نام نہیں مصلحتِ وقت

سے کسی کو کام نہیں۔ ایک سے ایک جدا ہے کشتیٔ قوم کا خدا ہی ناخدا ہے۔ آپ کا وصف آپ کی فروگذاشت سے زیادہ قابلِ قبول ہے۔

لنکن ڈگلس اور سیورڈ دونوں نہایت ہوشیار ہیں۔

میکنٹاش ڈگلس کے کافی مددگار نہیں اور سیورڈ کی قوت فیصلہ پر لوگوں کو اعتبار نہیں۔

لنکن میں چاہتا ہوں کہ آپ میری نسبت کسی غلط فہمی میں نہ رہیں اور مجھے منتخب کرنے سے پہلے اچھی طرح دیکھ لیں میری پالیسی کیا ہوگی۔ میں صاف بتاتا ہوں اُسے بھی جانچ لیں میں نہیں کہتا کہ اعتدال نہ ہو۔ مگر اُسی حد تک کہ وہ ملک کیلئے باعثِ زوال نہ ہو حضرات میں بڑا ضدی ہوں اگر جنوبی ریاستوں نے غلامی کی میعاد بڑھانے یا اپنی علیحدگی پر اصرار کیا اور آپ جانتے ہیں کہ ایسا ہونا اغلب ہے اور فیصلہ میرے ہاتھ ہُوا تو اُن کی اِس حرکت کا جواب زبانِ شمشیر سے دیا جائیگا۔ خون کی ندیاں چلیں گی اور جانوں کا زیان۔ اِس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ اِن باتوں پر غور کرکے کوئی فیصلہ کریں تاکہ بعد میں آپ کو افسوس نہ ہو۔

پرائیس مسٹر لنکن ہم آپ کو نہایت راست رو آدمی جانتے ہیں فیصلہ کرنا آپ کا کام ہوگا۔ اور ہمیں اطاعت سے انکار نہ ہوگا۔

لنکن شاید سٹیورڈ اور ٹوبٹ میرے ماتحت کام کرنا پسند نہ کریں۔

ٹکر مگر انہیں کرنا ہوگا۔

لنکن کیوں جیمز کیا آپ کا جمہوریت پسند پرچہ میری حمایت کریگا اور اشاعت کے گھاٹے کو برداشت کرے گا۔

جیمز میکنٹاش آپ کی رفاقت صداقت کی حمایت ہے۔

لنکن اگر آپ نے مجھے نامزد کیا تو اہلِ جنوب آپ کے حُسنِ انتخاب پر ہنسیں گے۔

ہائینڈ اور آپ اُن کے مسخراپن کو ٹھنڈے دل سے برداشت کرینگے

لنکن مَیں طعن و تشنیع برداشت کرسکتا ہوں اُس کا عادی ہوں حضرات بے تکلفانہ گفتگو اُمید ہے آپ کے لیئے بارِ خاطر نہ ہوگی اگر ایسا ہو تو معاف کرنا میں جانتا ہوں کہ یہ غلامی کا جھگڑا بہت دردناک ہے خلقِ خدا کا ایک حصّہ اس کے باعث نامراد زندگی بسر کرتا ہے۔ میں ہاتھ پکائے کہے دیتا ہوں کہ آپ جو مجھے اپنی جماعت کی طرف سے نامزد کرنا چاہتے ہیں کبھی توقع نہ رکھیں کہ میں انسدادِ غلامی کے سلسلہ

میں لگی لپٹی کا روادار ہونگا۔ اگر آسانی سے اِسکی تنسیخ ہوگئی بہتر ورنہ سخت کوشش عمل میں لانی پڑے گی۔ گو ہم جبر سے کام نہ لیں گے لیکن اسے موجودہ حد سے تجاوز کے روادار نہ ہونگے۔ میرے لُغت میں اِسی کا نام اِعتدال ہے۔ اَوائِل عمر میں ایک دفعہ مجھے نیوارلین جانے کا اِتفاق ہُوا وہاں میں نے دیکھا کہ پابہ زنجیر غلاموں سے کُتوں کے ایسا سلوک کیا جاتا ہے اور ایک نوجوان لڑکی کو کمرے کے چاروں طرف گھمایا جاتا تھا تاکہ خریدار اپنی تشفی کرلیں کہ مال کھوٹا ہے یا کھرا۔ میں نے اُسوقت عہد کیا کہ اگر خدا نے کبھی مجھے موقع دیا تو میں غلامی کو ایسا ملیامیٹ کروں گا۔ کہ اُس کا نشان تک ڈھونڈھے سے نہ ملے گا۔

(ذرا خاموشی) کوئی شرائط۔

ڈکر — کوئی نہیں۔

لنکن — (کھڑے ہوکر) مسز لنکن اور میں ممنون ہوں گے اگر آپ نان و نمک قبول فرمائیں۔

ڈکر — شکریہ۔ مگر آپ کا جواب۔

لنکن — مسٹر ڈکر جب آپ تشریف لائے تھے تو آپ میری خصلت سے نا آشنا تھے۔ اور اب آپ شاید علیٰحدہ بات چیت کرنا

چاہتے ہوں۔

ٹکر ہرگز نہیں۔

لنکن تو آپ مجھے دو منٹ کے لئے معاف رکھیں۔ میں بتا آؤں۔

(جاتا ہے)

ٹکر ممکن ہے کہ ہمیں تلاش سے بہتر صورت مل جاتی مگر اس سے بہتر سیرت تو کبھی نہ ملتی۔

ہائینڈ پرائیس اگر آپ پیروکار اور لنکن جج ہو تو قیامت کا انصاف ہو۔

پرائیس بہت سے آدمی ایسے ہوں گے جنہیں میں پڑھا سکوں مگر یہ ایسا شخص ہے کہ مجھے برسوں درس دے سکتا ہے۔

ٹکر مگر اس نے ہمیں کوئی جواب نہیں دیا۔ اور یوں چھوڑ گیا گویا ہم نے اس سے کوئی بات ہی نہیں کی۔

جیمز نہیں یہ نہیں۔ اس نے جو کچھ کیا بجا کیا۔ ابراہام دل کی بات پا جاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ آج کا دن ہماری زندگی میں قابلِ یادگار ہو گا۔ اس نے خیال کیا کہ ہم مزید غور کرنا چاہتے ہیں۔ اور شاید اس کے سامنے ہم میں سے کوئی اپنے خیالات کا اظہار نہ کرنا چاہتا ہو ہمیں اس طرح چھوڑ جانے سے اس کا یہی مطلب ہے کہ ہم اپنے خیالات کا اظہار اسکی غیر حاضری میں آزادی سے

کر سکیں اگر کسی ترمیم کی ضرورت نہیں تو قصّہ ختم ہے۔
ٹکر ہائینڈ پرائیس (اکٹھے) مُطلق نہیں۔

جیمز تو مسٹر ٹکر جب وہ واپس آئیں تو آپ اُن سے یہی کہیں۔

ٹکر بہت خوب۔

(تھوڑی دیر خاموشی سے بیٹھتے ہیں لنکن آتا ہے اور اپنی جگہ پر بیٹھ جاتا ہے)

لنکن آپ میرے تامّل کو بداخلاقی پر محمول نہ کریں بات یہ ہے کہ جواب جب ایک دفعہ دیا گیا تو وہ مادرِ وطن کے لئے یا تو باعثِ رحمت ہوگا یا موجبِ زحمت۔ اِس لئے مناسب یہی ہے کہ ہر ایک اپنے دل سے باہم مشورہ کر کے کوئی رائے قائم کرے۔ اب فرمایئے کہ مزید غور سے آپ کس نتیجہ پر پہنچے۔

ٹکر ہماری دعوت جیسی ابتدا میں تھی ویسی ہی اب ہے۔ ہمارے نزدیک کسی شرط کا پیش کرنا بے سُود ہے۔ ہاں یہ ضرور کہتے ہیں کہ ہم اس شخص کو نامزد کرنا چاہتے ہیں جو صدارتِ امریکہ کے اہل ہے۔

لنکن آپ کا حُسنِ ظن قبول دعوت پر مجبُور کرتا ہے۔

(لنکن کھڑا ہوتا ہے باقی بھی تقلید کرتے ہیں لنکن دروازے پر جا کر آواز دیتا ہے) سوسن

سوسن ارشاد۔
لنکن آپ کو مسز لنکن کے پاس لے جاؤ۔ میں ابھی آتا ہوں۔

مؤرّخ

پکتی ہوئی فصلوں کو کبھی دیکھا ہے تُو نے
دلچسپ ہیں کیا کشتِ طلائی کے نظارے
کوّے سرِ شام اُڑتے ہیں کھوئے ہوئے پر کیا
بے صبری سے پڑتی ہے نشیمن پہ نظر کیا
شب آتی ہے دہرانے جو افسانۂ گُل کو
شبنم سے وہ بھر دیتی ہے پیمانۂ گل کو
دِن بھر کی مشقت سے جو فارغ ہیں سرِ شام
مزدوروں کو تم دیکھتے ہو مائلِ آرام
پھر کرتے ہو محسوس تم اس ٹھنڈی ہوا کو
جو خواب کا پیغام ہے ہر شوخ نوا کو

پہلا مؤرّخ

دیکھو تو اِن اشجار کو کیا پہنے ہیں زیور
گُل پھُوٹ کے شاخوں سے نکلتے ہیں سراسر
کہسار سے گلتی ہیں جو یخ ہائے درخشاں
دریاؤں میں کرتی ہیں تموّج وہ نمایاں
پھر پکتی ہوئی فصل کو تم غور سے دیکھو
جینا نہیں جانداروں کا ممکن جو نہ یہ ہو

دوسرا مؤرّخ

دو روزہ سمجھتا ہے جو فیاض جہاں کو
آفاق اسے عارف بے شائبہ سمجھو

سین دوم

(ایک سال گذر چکا ہے۔ بمقام واشنگٹن۔ ولیم سیورڈ سکرٹری آف
سٹیٹ اپنے کمرے میں بیٹھا ہے اور اس کے پاس جانسن وائیٹ
اور کیلب جینگز حلیف ریاستوں کے نمائندے ہیں)

وائیٹ مسٹر سیورڈ جنوب میں عام خیال ہے کہ واشنگٹن بھر میں اس معاملہ کے متعلق آپ ہی وسعتِ خیال سے کام لیتے ہیں۔ مگر حاشا یہ کہنے سے ہمیں پریزیڈنٹ کی توہین مقصود نہیں۔

سیورڈ میں آپ کی قدر افزائی کا ممنون ہوں مگر اتحاد کو زیر کرنا جان جوکھوں کا کام ہے۔ اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپ اس امتحان میں پورے نہیں اُتریں گے حقیقتِ حال پوشیدہ نہیں۔ جنوبی ریاستوں میں سے چھ اب تک اپنی علیحدگی کا علم بلند کر چکی ہیں۔ اور پریزیڈنٹ کی یہ رائے ہے کہ ملک کے اس طرح حصے بخرے کرنا اور اتحاد کو توڑنا گویا امریکہ کو تباہ و برباد کرنا ہے۔ اس میں میرا اور میرے ہم جلیس ممبروں کا اُن سے کُلّی اتفاق ہے۔

جینگز اگر ہم مصالحت کرلیں تو یہ معاملہ آسانی سے نپٹ سکتا ہے آپ اپنی فوج قلعہ سمبٹر سے ہٹالیں۔ ہم ہیوری گارڈ کی پیشقدمی کو روک دیں۔ تو بتائیے کیا بنائے مخاصمت باقی رہی۔ جنوبی کیرولینا اس طرح اپنے حقوق پایۂ ثبوت تک پہنچاکر مطمئن ہو جائے گا۔ اور اس کا طرزِ عمل دوسری ریاستوں کے لئے نمونہ بن جائے گا۔

سیورڈ یہ تجویز ہے تو خوب۔

وائٹ مسٹر سیورڈ جو اس تجویز کو حد تکمیل تک پہنچائے گا۔ امریکہ کو عظیم خانہ جنگی سے نجات دلائے گا۔

سیورڈ پریزیڈنٹ نے اپنے افتتاحیہ ایڈریس میں قلعہ سمبٹر کو اپنے قبضے میں رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ اُن کا ارادہ بدلوانے کی کوشش لاحاصل ہے۔ اور اُس کے متعلق ایک لفظ بھی لب پر لانا مشکل ہے جب وہ کسی امر کا تہیّہ کر لیتے ہیں تو نعوذ باللہ خدا بھی اُن کے فیصلہ پر نظرِ ثانی نہیں کرا سکتا۔

وائٹ اسی لئے تو لوگ اُنہیں ضدی کہتے ہیں مسٹر سیورڈ۔ اگر یہ معاملہ اچھے ڈھنگ سے اُن کے پاس پیش کیا جائے اور واضح کر دیا جائے کہ یہ تجویز معقول ہے عمل کیجئے مصیبت کا پہاڑ سر سے ٹال لیجئے تو

اُمید ہے کہ وہ رضامند ہو جائیں محض حفظ وقار کیخاطر فتنہ و فساد کا بازار گرم رکھنا حماقت ہے۔ اور غلط ہو یا صحیح جو بات منہ سے نکل جائے اُس پر اَڑ بیٹھنا دانشمندی سے بعید ہے۔

جینگز لیکن آپ کے سامنے اُن کی ایک نہ چلیگی۔ آپ انکی قوتِ ارادی تسخیر کر لیں گے۔

وائیٹ مسٹر سیورڈ۔ رموزِ جہانبانی میں آپ کے مقابل اُن کا فروغ پانا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ کونسل کے ایک ہی ممبر پر انکی حکمت عملی کا مدار ہے۔ اور یہ کھلا ہوا راز ہے کہ وہ ممبر آپ ہیں۔

سیورڈ اُمید ہے کہ اِس امر میں وُہ میرا رفیق ہو مگر لازم ہے کہ احتیاط سے کام لیا جائے۔ لنکن کا ارادہ بدلوانا بڑے موذی کو مارنا ہے۔ پری کو شیشہ میں اُتارنا ہے۔

جینگز بجا ہے۔ یہ حضرت اِنسان کا خاصہ ہے کہ نشۂ حکومت کے سرور میں کسی کا مشورہ پسند نہیں کرتا۔ اپنے آپ کو کسی کی رائے کا پابند نہیں کرتا۔

سیورڈ یہ تو جانی بوجھی بات ہے کہ ہر امر میں پریزیڈنٹ کی رائے کی توقیر کرنا میرا فرض ہے۔

وائیٹ ہماری بھی یہی غرض ہے کہ کوئی غیر آئینی بات نہ ہو لیکن کیا اس سے بڑھ کر پریزیڈنٹ کی کوئی مدد ہو سکتی ہے۔ کہ آپ اپنے بے بہا تجربہ کی مشعل انہیں دکھائیں۔ سیدھا راستہ کونسا ہے اُنہیں بتائیں۔

سیورڈ اُنہیں اِس تمام معاملہ کی تہ میں غلامی کی جھلک نظر آتی ہے۔

جیننگز یہ خیال اُن کے دِل سے مٹا دیجئے۔ قلعہ سمٹر سے فوج ہٹا دیجئے غلامی بھی کوئی مشکلوں میں سے مشکل ہے۔ مسٹر سیورڈ یہ سوال تو باتوں ہی باتوں میں طے ہو سکتا ہے۔ اِس بات کیلئے خونریزی روا رکھنا کونسی دانش مندی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ خود جنوب اِنسداد بردہ فروشی کے حامیوں سے خالی نہیں۔ فی الجملہ اگر دو ایک ریاستوں میں رہی بھی تو کیا۔ رفتہ رفتہ وہاں سے بھی دور ہو جائے گی۔

وائیٹ مگر معاف کیجئے ہم اِس بات کے قائل نہیں کہ اہلِ جنوب علیحدگی پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں۔ وہ تو صرف اپنا استحقاق علیحدگی تسلیم کرانا چاہتے ہیں۔ قلعہ سمٹر کو خالی کرنے سے یہ خواہش پوری ہو سکتی ہے۔ اور نتیجہ کیا ہوگا فقط یہی۔ کہ ایک ایسے اصول کو تسلیم کیا جائے گا۔ جو آزادی کے شایان ہے۔

سیورڈ مگر آپ جانتے ہیں کہ اِن معاملات میں سرکاری طور پر اظہار رائے کرنا میرے بس کی بات نہیں۔

جینگز ہماری یہ گفتگو محض دوستانہ ہے۔ اور کوئی سرکاری حیثیت نہیں رکھتی۔

سیورڈ مگر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میری رائے آپ کے خلاف نہ ہوگی۔

وائیٹ اِس کا ہمیں اطمینان ہے۔

سیورڈ اور آپ یہ یقین رکھیں کہ جو کچھ میں کونسل میں کہوں گا۔ بااثر ہوگا۔

جینگز یہ روش اختیار کرنے سے آپ کی شہرت کو چار چاند لگ جائیں گے۔

سیورڈ اِس وقت اِس گفتگو کے متعلق ایک لفظ زبان پر نہ آئے اور مناسب ہے کہ آپ کے ورود کی اطلاع بصیغہ راز گذارش کی جائے۔

وائیٹ آپ کی ہدایت پر کاربند ہونا ہمارے لئے باعث سعادت ہے۔

سیورڈ (کھڑے ہوکر) اچھا میں آپ کی زیادہ سمع خراشی کرنا نہیں چاہتا۔ اب آپ آرام کریں۔

وائیٹ ہمیں توقع ہے۔ کہ آپ اِس معاملہ کو تدبّر۔ استقلال اور
خوش اسلوبی سے انجام دیں گے۔

جنینگز اور میں .... (کوئی دروازہ کھٹکھٹاتا ہے)

سیورڈ کون ہے۔ آؤ۔ (ایک کلرک آتا ہے)

کلرک حضور۔ پریزیڈنٹ صاحب آرہے ہیں۔

سیورڈ شوق سے تشریف لائیں (کلرک چلا جاتا ہے) یہ تو اچھا نہ
بھائیو۔ اِس گفتگو کا ایک لفظ زبان پر نہ لانا۔ اور ان کے آ
ہی فوراً چلے جانا۔

(لنکن آتا ہے۔ داڑھی مونچھیں رکھی ہوئی ہیں)

لنکن مسٹر سیورڈ۔ تسلیم۔ حضرات تسلیم۔

سیورڈ مسٹر پریزیڈنٹ آداب صاحبو۔ میں آپ کی تشریف آوری
کا ممنون ہوں۔ تسلیم۔

(دروازہ کھولنے کے لئے بڑھتا ہے)

لنکن کیا یہ اصحاب دس منٹ کیلئے گفتگو کا موقعہ مجھے بھی دے سکتے ہیں۔

وائیٹ اِس وقت تو ....

لنکن پانچ منٹ ہی سہی۔

جنینگز شاید جناب ....

لنکن — مجھے ہمیشہ یہ تمنّا رہی کہ اپنے جنوبی احباب سے تبادلۂ خیالات کروں۔ گو وقت تنگ ہے۔ لیکن مسٹر وائیٹ اظہار خیالات کے لئے پانچ منٹ بھی کافی ہیں حضرات تشریف رکھئے امید ہے کہ ہم مسٹر سیورڈ کے بارِ خاطر نہ ہوں گے۔

سیورڈ — یہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ مفت ہیں گنہگار بناتے ہیں۔ اگر تخلیہ چاہیئے۔ تو میں چلا جاؤں۔

لنکن — تخلیہ؟ کس سے۔ سیورڈ تم سے۔ گو ہمارا اتفاق رائے نہ ہو مگر بہر حال تم میرے مشیر ہو۔ حضرات تشریف رکھئے۔

(سیورڈ لنکن کے لئے کرسی رکھتا ہے سب میز کے گرد بیٹھ جاتے ہیں)

لنکن — کیا آپ ہمارے لئے کوئی پیغام لائے ہیں۔

وائیٹ — ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم کوئی پیغام لائے ہیں۔

لنکن — کوئی پیغام نہیں تو شاید میں ناحق کاوش کر رہا ہوں۔

سیورڈ — یہ اصحاب معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آیا اس قضیہ کے تصفیہ میں اعتدال کی بھی گنجائش ہے۔

لنکن — تو امید ہے کہ ان کے خیالات اعتدال پسندوں کے سے ہونگے حضرات ایسی باتوں کے لئے میں ہر وقت گوش بر آواز رہتا ہوں

وائیٹ — مسٹر سیورڈ۔ کیا ہم مسٹر لنکن کی خدمت میں اظہارِ مدّعا کر دیں۔

لنکن — میں مشکور ہونگا۔ اگر میں آپ کا مطلب نہ سمجھ سکا تو مسٹر سیورڈ واضح کردیں گے۔

جیننگز — چونکہ معاملہ ابھی ابتدائی مرحلہ پر ہے اس لئے آپ کو زحمت دینا قبل از وقت ہے۔

لنکن — ابتدائی مرحلہ سے آپ کا مطلب۔

جیننگز — میرا مطلب ہے کہ............

سیورڈ — یہ اصحاب خواہانِ امن ہیں اور اس بارہ میں چند تجاویز پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور دریافت کر رہے تھے کہ انہیں کس طرح پیش کیا جائے۔

لنکن — کس کے رُوبرُو۔

سیورڈ — گورنمنٹ کے رُوبرُو۔

لنکن — جہاں میرا وجود ہے۔ گورنمنٹ وہیں موجود ہے۔

وائیٹ — مگر.............

لنکن — اگر مگر کو جانے دیجئے اور جو کہنا ہو صاف کہئے۔

جیننگز — مسٹر پریذیڈنٹ۔ یہ قلعہ سمٹر کا معاملہ ہے۔ اگر آپ قلعہ سمٹر خالی کردیں۔ تو اس سے آپ کی کمزوری ظاہر نہ ہوگی بلکہ دنیا کہیگی کہ یہ فطری حقوق تسلیم کرنے کی تمہید ہے۔ ہمیں یہ کہنے میں خوف تردید نہیں کہ اہل جنوب دراصل علیحدگی کے طلبگار نہیں۔

لنکن: اہل جنوب چاہتے ہیں کہ قوم کی طرف سے انہیں بردہ فروشی کا پروانہ مل جائے مگر ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔

وائیٹ: یقیناً یہ خیال نہیں۔ جنوب میں بردہ فروشی کسی قانون کی اسیر نہیں۔

لنکن: مسٹر وائیٹ قانون کیا ہے محض مختلف راؤں کا مجموعہ۔

جننگز: گستاخی معاف۔ میں یہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ آپ اس معاملہ کی تہ کو نہیں پہنچے۔

لنکن: اور مسٹر سیورڈ۔

وائیٹ: جی ہاں وہ اسے اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

لنکن: وہ نہیں سمجھے اور نہ آپ کا منشا تھا کہ وہ سمجھ جائیں۔ مگر میں آپکو الزام نہیں دیتا۔ کیونکہ اپنے خیال میں آپ راستی کی حمایت کر رہے ہیں۔ الّا میں یہ مقدمہ آپ کے سامنے اصلی رنگ میں پیش کرتا ہوں۔ اس ملک میں اکثر لوگ تنسیخ غلامی کے خواہاں ہیں اور اکثر اس رواج کے موید۔ فی الحال میں اسکے بُرے بھلے پر بحث نہیں کرتا الّا ہر شخص خواہ مخالف ہو یا موافق جانتا ہے کہ ایک نہ ایکدن یہ رواج منسوخ ہو کر رہے گا۔ اب ذرا اس پر غور کرو کہ آخر اہل جنوب علیحدگی کیوں چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ انہیں تنسیخ غلامی کا کھٹکا لگا

ہے اور وہ اِس سے گریز کرنا چاہتے ہیں۔ اِسی پر بس نہیں وہ بردہ فروشی کی بنا کو پائدار اور اس کے حلقۂ اثر کو استوار کرنے پر تلے ہیں۔ غلامی کے مقابلے ہم سب سزاوار نفریں ہیں لیکن ہم اہلِ شمال حامیان تلافی مافات کے حامی ہیں۔ آپ لوگ اِس ظلم سے بس نہیں کرتے۔ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ آپ علیحدگی چاہتے ہیں کس لئے محض اسواسطے کہ آپ من مانے قانون وضع کر سکیں۔ اِلّا آپ کو توقع نہ تھی کہ کسی کا ضمیر کھٹک جائیگا۔ آپ کی راہ میں روڑا اٹک جائیگا۔ اور اب آپکی آرزو ہے کہ جس طرح ہو سکے موجودہ طوفان تھم جائے ہمیں ناکامی ہو اور آپ کا قدم جم جائے تب بردہ فروشی کو کوئی روکنے والا نہ ہوگا آپ جو چاہیں کرینگے کوئی ٹوکنے والا نہ ہوگا۔ یہ ہے آپ کے مقدمہ کی روئیداد۔ آپنے مسٹر سیورڈ کے پاس اِس طرح اپنا مقدمہ بیان نہیں کیا تھا لگے ہاتھوں اِس دعویٰ کا جواب بھی سُن لیجئے۔ اب اِس معاملہ کو پسِ پردہ رکھنا مشکل ہے۔ کیونکہ اِس کا دو ٹوک فیصلہ اٹل ہے کچھ دِن ہوئے میں نے کہا تھا کہ جب تک ہمارے دم میں دم ہے قلعہ سمٹر پر ہمارا ہی پرچم لہرائے گا۔ جب میں نے لب کشائی کی تھی تو مجھے معلوم تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اور جو میں کہہ رہا ہوں اُس کے

کیا معنیٰ ہیں۔ اچھا یہ تو بتائیے کہ آپ قلعہ سمٹر کے محاصرہ میں ایڑی چوٹی کا زور کیوں لگا رہے ہیں۔ اور ناکامی کے اندیشہ سے کیوں گھبرا رہے ہیں۔ آپ کہیں گے کہ آپ کو فقط اپنا استحقاق علیٰحدگی تسلیم کرانا مقصود ہے۔ اور آپ کا ہرگز ارادہ نہیں کہ اس کو زیر عمل لایا جائے۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ آپ اس استحقاق پر مہر تسلیم کیوں کرانا چاہتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ آپکو اندیشہ ہے کہ اب ہم غلامی کی توسیع روا نہ رکھیں گے۔ اور کسی دن اسے منسوخ کر کے چھوڑیں گے کیا ان باتوں سے آپ کو یارائے انکار ہے۔

جینگز تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ آپ ہمیں آزادی کی زنجیروں میں دل کھول کر جکڑتے رہیں۔ اِلّا ہم محتاط رہیں کہ غلامی کی زنجیر کسی کے پاؤں میں نہ ڈالیں۔

لنکن مسٹر جینگز آپ کے الفاظ سے بہتر الفاظ میں میرے خیالات کی تعبیر ناممکن ہے۔ اتحاد کا یہی مطلب ہے اتحاد کا فرض حقوق عامہ کا حصول ہے یہی وجہ ہے کہ ہر محبّ وطن پر اتحاد کی امداد فرض ہے۔ اور یہی تنقیح ہمارے فیصلہ کی ہے۔ مگر سن رکھئے کہ اگر آئندہ جنگ چھڑی۔ تو اس کا موجب بردہ فروشی نہ ہوگی

بلکہ نظامِ اتحاد۔ اگر اہلِ جنوب وفاشعار ہیں تو وہ آئینی طریق سے
اِنسدادِ غلامی کے قانون کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ استحقاق
علیحدگی پر ناز کریں گے اور مدعی کی حیثیت سے سامنے آئیں گے
تو اس ملک کی ہستی قائم رکھنے اور اس اتحاد کی حفاظت کیواسطے
بدعہدی کا جواب زبانِ تیغ سے دیا جائے گا۔ جس اتحاد کے بقا
کا حلف تمام ریاستوں نے اٹھایا تھا! ورجس کے لئے ہمارے
بزرگوں نے اپنا خون بہایا تھا۔ یاد رکھئے کہ ہم اِتحاد کو نہ خود چھوڑیں
گے اور نہ آپ کو چھوڑنے دیں گے۔ اب بھی اگر یہ خانہ جنگی جاری
رہی تو اس کی ذمہ واری آپ پر ہوگی نہ کہ مجھ پر۔ اور جو خون بہایا
جائے گا وہ آپ کی گردن پر ہوگا۔ آپ کے ساتھ ہماری کبھی معرکہ
آرائی نہ ہوگی جبتک پہلے آپ کی طرف سے صف آرائی نہ ہوگی
ہم دشمن نہیں دوست ہیں آؤ اِس تنازعہ کو مٹا دیں۔ وفورِ
جوش سے ہمارے تعلقات کشیدہ ہیں۔ مگر بھائیو۔ رشتۂ اُلفت
نہ توڑنا محبت سے منہ نہ موڑنا۔ میرا جواب یہی ہے خواہ اسے
مختصر سمجھئے یا مفصّل

وائٹ تو کیا آپ کا یہی ارادہ ہے۔

لنکن اِس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ اب اِتنی عنایت فرمایئے

کہ میرا جواب بہت جلد اہلِ جنوب تک پہنچا دیجئے۔

جیننگز: آپ کا پیغام لفظ بلفظ اُن کو سُنا دیا جائے گا۔ آپ کے کیا ارادے ہیں اُن کو جتا دیا جائے گا۔

لنکن: یہ کام بذریعہ تار برقی ہو تاکہ تاخیر نہ ہو۔

وائیٹ: اگر آپ کی یہی خواہش ہے تو ایسا ہی کیا جائے گا۔

لنکن: مسٹر سیورڈ۔ اُن کے ساتھ ایک کلرک رہے۔ اور جلد جواب حاصل کیا جائے۔

(سیورڈ گھنٹی بجاتا ہے۔ ایک کلرک آتا ہے)

سیورڈ: آپ کو تار کا فارم دو اور آپ کی خدمت میں حاضر رہو۔

کلرک: بہت اچھا جناب۔

(وائیٹ اور جیننگز ایک ساتھ جاتے ہیں۔ ایک لمحہ کے لئے لنکن اور سیورڈ خاموش رہتے ہیں۔ لنکن کمرے میں ٹہلتا ہے۔ سیورڈ میز کے پاس کھڑا ہے)

لنکن: سیورڈ یہ باتیں کچھ اچھی نہیں۔

سیورڈ: کیا آپ کو شک ہے۔ کہ ....

لنکن: مجھے شک تو نہیں۔ مگر ہمیں ایک دوسرے سے آئینہ وار صاف رہنا چاہئے۔ کون جانتا ہے کہ اِس میں کیا اسرار ہے جو خدا نے اِس ملک کی عنانِ حکومت میرے ہاتھ دی اور مجھ پر ذمہ واری

کا یہ بار ڈالا جس سے واشنگٹن بھی گھبرا جاتا جب میں نے اپنی وزارت مرتب کی تو میری نگاہِ انتخاب آپ پر پڑی: مجھے اِس کا افسوس نہیں اور نہ ہوگا۔ دنیا میں اعتبار پیدا کرنے کے لئے خود اعتبار کرنا سیکھنا چاہئے۔ اگر نگاہِ محبت کے اُمیدوار ہو تو خود اُلفت کی نظر سے دیکھنا چاہئے۔ اِسکی کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ براہِ راست میرے پاس نہیں آئے۔

سیورڈ اُنہیں خیال تھا کہ آپ میری بات مانتے ہیں۔

لنکن کِس بارے میں۔

سیورڈ قلعہ سمٹر کی نسبت۔ کہ ہمیں اِس معاملہ میں ذرا دُور اندیشی سے کام لینا چاہئے۔

لنکن کیسی دُور اندیشی۔

سیورڈ یہ جنگ ملک کو برباد کر دے گی۔

لنکن کیا آپ کے خیال میں مجھے اِس کا غم آپ سے کم ہے۔ میری عین آرزو ہے کہ جنگ کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے ہر شخص امن پسند ہو جائے لیکن جب تک جنگ کے اسباب موجود ہیں۔ دنیا میں خونریزی نہ ہونا ممکن ہے۔ اگر ملک کا نصف حِصّہ اتحاد سے قطع تعلق کرنے کا مدعی ہو تو یہ دعویٰ ہی

جنگ کی دلیل ہے۔ ہاں یہ علیٰحدہ بات ہے کہ ہم اتحاد کو عبث خیال کریں۔ تو پھر بیشک آنکھیں بند کرکے پڑے رہیں۔ قلعہ سمٹر خالی کرنے سے جنگ کا باعث مِٹ نہیں سکتا۔ یہ اسی طرح نیست و نابود ہو سکتا ہے کہ ہم اہلِ جنوب کو قایل کر دیں کہ علیٰحدگی پر زور دینا بد عہدی ہے۔

سیورڈ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ امور ملک پر واضح کرنے میں ہم نے تساہل سے کام لیا ہے۔

لنکن تساہل۔ ابھی آپ دُور اندیشی کا ذکر کر رہے تھے۔

سیورڈ میری باتوں کا ماحصل یہ ہے۔ کہ ہم نے اپنی پالیسی کا صاف اظہار نہیں کیا۔

لنکن کیا آپ نے ہمارے ہر ایک فیصلہ سے اِتفاق نہیں کیا ضمیر کو دھوکا نہ دیجئے۔ دِل کو گمراہ نہ کیجئے جب تک آس تھی۔ کہ شاید ہوریس گارڈ واپس بُلایا جائے گا میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی بات منہ سے نکالوں۔ اب چونکہ اُنہوں نے اپنا ارادہ ظاہر کر دیا جو میرے دِل میں تھا میں نے صاف کہہ دیا سیورڈ آپ شوق سے مجھے کم فہم خیال کریں لیکن میں آپکے دِلی خیالات اِس طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح آپ گھڑی کی

سوئیوں کو دیکھتے ہیں۔ آپ اپنی محنت۔ تجربہ اور انسانی ہمدردی
سے گورنمنٹ کو بیش بہا فوائد پہنچا سکتے ہیں تو یہ نازیبا ہے کہ
آپ اپنا وقت اِس امر پر غور کرنے میں ضائع کر دیں کہ لنکن
کِسقدر بے سمجھ اور بے وقوف ہے۔

سیورڈ (دبی زبان سے) میں نے کبھی اِس معاملہ کو اِس زاویۂ نگاہ
سے نہیں دیکھا تھا۔

لنکن یہ ہے وُہ کاغذ جو آپ نے بھیجا تھا۔ "چند باتیں پریزیڈنٹ کے
غور طلب .... برطانیہ کلاں .... رُوس ......
میکسیکو ...... پالیسی۔ خواہ پریزیڈنٹ خود اِسکی نگہداشت کریں
خواہ کسی دیگر مشیر کے سپرد کر دیں۔ یہ کام میرے فرائض میں داخل
نہیں لیکن نہ تو میں اِس فرض سے تغافل کرنا چاہتا ہوں اور نہ
اِسکی ذمہ داری لینا چاہتا ہُوں۔

(تھوڑی دیر خاموشی۔ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں لنکن
سیورڈ کو کاغذ دیتا ہے۔ جو لمحہ بھر اُسے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ پھر
ٹُکڑے ٹُکڑے کر کے ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیتا ہے)

سیورڈ بندہ معافی کا خواستگار ہے۔

لنکن اِس کی کیا ضرورت ہے۔

(مسٹر سلینی سکرٹری آتا ہے)

سلینی — حضور۔ میجر انڈرسن نے ایک قاصد بھیجا ہے۔ جو سیدھا سمٹر سے چلا آرہا ہے۔

لنکن — اُسے میرے کمرے میں لے جاؤ۔ نہیں یہیں لے آؤ (سلینی جاتا ہے)

سیورڈ — خدا خیر کرے۔

لنکن — مجھے تو آثار اچھے نظر نہیں آتے (گھنٹی بجاتا ہے۔ ایک کلرک آتا ہے) کیا مشیروں میں سے کوئی موجود ہے۔

کلرک — حضور مسٹر بلیر اور مسٹر چیز موجود ہیں۔

لنکن — انہیں کہو کہ انتظار کریں شاید مجھے اُنکی ضرورت ہو۔ اور اگر کوئی اور مشیر مل سکے تو اُسے بھی یہی پیغام پہنچاؤ (کلرک جاتا ہے) جس وقت کا دھڑکا تھا وہ وقت آگیا آخر۔

(سلینی ایک گرد آلودہ سینہ میں ترقاصد کو پیش کرتا ہے اور چلا جاتا ہے)

لنکن — میجر انڈرسن نے تمہیں بھیجا ہے۔

قاصد — ہاں جناب مگر پیغام زبانی ہے۔

لنکن — تمہاری سندِ اعتماد۔

قاصد — (ایک کاغذ پیش کرتا ہے) جناب یہ ہے۔

لنکن (کاغذ دیکھ کر) کہو کیا پیغام ہے۔

قاصد وہ بلا کمک اور مزید سامان رسد قلعہ سمٹر پہ اور تین دن تک قائم
رہ سکتے ہیں۔ (لنکن گھنٹی بجاتا ہے تیسرا کلرک آتا ہے)

لنکن دریافت کرو کہ مسٹر وائیٹ اور مسٹر جیننگز کو کوئی جواب موصول
ہے مسٹر کیا نام ہے۔

سیورڈ ہاکنس۔

لنکن مسٹر ہاکنس اُنکی خدمت میں ہے۔ ہاں جاتے جاتے مسٹر سیل
کو بھیجتے جانا۔

کلرک بہت اچھا جناب (کلرک جاتا ہے لنکن میز کے پاس بیٹھ کر کچھ لکھتا
سلینی آتا ہے)

لنکن آپ کو معلوم ہے جنرل سکاٹ کہاں ہیں۔

سلینی جناب صدر مقام میں ہیں۔

لنکن یہ چٹھی آپ خود لے جائیں اور ابھی اس کا جواب لائیں۔

سلینی بہت اچھا (سلینی جاتا ہے)

لنکن کیا قلعہ کی حالت بہت مخدوش ہے۔

قاصد حضور میجر صاحب تو کہتے ہیں کہ وہ تین دن تک قبضہ رکھ سکیں
لیکن سپاہیوں کے نزدیک ۲۴ گھنٹے انتہائی میعاد ہے۔

(ہاکنس آتا ہے)

ہاکنس — مسٹر وائیٹ تار پر پیغام لے رہے ہیں۔

لنکن — جونہی وہ ختم کریں انہیں میرے پاس لے آؤ۔

ہاکنس — بہت اچھا جناب (جاتا ہے لنکن ایک طرف کا دروازہ کھولتا ہے اور قاصد سے کہتا ہے)

لنکن — اِس کمرے میں جواب کا انتظار کرو (قاصد چلا جاتا ہے)

سیورڈ — کیا مجھے سیگار پینے کی اجازت ہے۔

لنکن — بڑے شوق سے (سیورڈ سیگار جلاتا ہے) تین دِن اگر وائیٹ کا جوا
حسب مُراد نہ ہُوا تو صرف تین دِن۔

سیورڈ — مگر فوجی نکتہ نظر سے مصلحت اسی میں ہے کہ قلعہ خالی کر دیا جائے۔

لنکن — (دروازہ کھٹکنے کی آواز) آ جاؤ (ہاکنس۔ وائیٹ اور جیننگز کو داخل کر کے چلا
جاتا ہے۔ سیورڈ دروازہ بند کر دیتا ہے) کہئے بارگاہِ جنوب سے
کیا جواب مِلا۔

وائیٹ — مجھے افسوس ہے کہ وہ ایک نہیں مانتے۔

لنکن — آپ نے میرا پیغام تمام و کمال پہنچا دیا۔

جیننگز — ایک لفظ نہیں چھوڑا۔

لنکن — معاملہ بہت نازک ہے (لنکن کمرے میں دو چار قدم ٹہلتا ہے پھر

کے پاس آکر کھڑا ہو جاتا ہے)

کسی مزید گفتگو کی گنجائش۔

وائٹ افسوس ہے کہ کوئی نہیں۔

لنکن یہ ایک سخت فیصلہ ہے۔ بہرحال میں آپ کا مشکور ہوں۔ اچھا

حضرات الوداع۔

وائٹ و جیننگز تسلیم آداب (چلے جاتے ہیں)

لنکن سیورڈ بات بہت بڑھ گئی اور اب ہمت اور استقلال کا وقت

ہے۔ (گھنٹی بجاتا ہے۔ کلرک آتا ہے) کیا پیغام پہنچا آئے۔

کلرک ہاں جناب مسٹر چینز اور بلیر موجود ہیں۔ اور باقی مشیر تشریف لا

رہے ہیں۔

لنکن اُنہیں کہو کہ فوراً پہنچیں اور جُونہی مسٹر سلینجی آئیں اُنہیں میرے

پاس بھیج دو۔

لنکن (تھوڑی دیر بعد) شیکسپیئر نے خوب کہا ہے "اِنسان کے کام کبھی ایک

ڈھنگ پر نہیں رہتے" سیورڈ کبھی شکسپیئر پڑھتے ہو۔

سیورڈ جی نہیں۔

لنکن ضرور دیکھا کرو (سامن چینز سکرٹری خزانہ۔ منٹگمری بلیر پوسٹ ماسٹر جنرل

آتے ہیں) مسٹر چینز مسٹر بلیر تسلیم۔

بلیر: مسٹر پریزیڈنٹ - آداب - مزاج شریف -

چیز: مسٹر پریزیڈنٹ - آداب - کیا کوئی ضروری معاملہ ہے -

(دیگر مشیران کیمران - سمتھ - باٹ - ولز آتے ہیں - ایک دوسرے سے صاحب سلامت ہوتی ہے - سب میز کے گرد بیٹھ جاتے ہیں)

لنکن: حضرات یہ نہایت نازک وقت ہے اور ایسا کٹھن کہ کسی گورنمنٹ کو ایسے وقت سے سابقہ نہ پڑا ہوگا - انڈرسن کا پیغام آیا ہے کہ اگر ہم رسد اور کمک نہ بھیجیں تو زیادہ سے زیادہ وہ تین دن تک قلعہ سمٹر پر قابض رہ سکتا ہے -

کیمران: کس قدر کمک درکار ہے -

لنکن: اس بارے میں جنرل سکاٹ کی رائے طلب کی ہے -

ولز: فرض کیجئے کہ ہم حسب ضرورت کمک نہ بھیج سکتے ہوں -

لنکن: تو پھر رسد رسانی کا سوال رہ جائیگا - ممکن ہے کہ اس وقت ہم کوئی مؤثر کارروائی نہ کر سکتے ہوں - مگر جو کچھ ہمارے امکان میں ہو اُس سے دریغ کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا -

باٹس: اگر ہم قلعہ ہی خالی کر دیں - تو کیا اہل جنوب کو اس سے صُلح کی تحریک نہ ہوگی - میرا خیال ہے ضرور ہوگی - کیونکہ ہم ایک طرح اُن کے حقوق تسلیم کریں گے - اور اگر پبلک کی رائے کوئی خطرناک صورت اختیار

کرے۔ تو ہم جنگی مصلحت کا عُذر کر سکتے ہیں۔

لنکن مگر میں یہ کہے دیتا ہوں کہ اگر ہم نے اِس وقت سہل انگاری سے کام لیا تو اُس کے یہ معنی ہوں گے کہ ہم نے اہلِ جنوب کا استحقاق علیحدگی اصُولاً تسلیم کرلیا۔ میری تو یہ رائے ہے کہ اگر آپ اس سوال کا جواب آج نہ دیں گے تو کل دینا ہو گا۔

بلیر مجھے پریزیڈنٹ کی رائے سے اِتفاق ہے۔

ہُاک میرے خیال میں جہاں تک ہو سکے طرح دینی چاہئے۔ بہتر تو یہی ہے کہ قلعہ خالی کردیا جائے۔

لنکن اِس طرح جنگ ملتوی تو ضرور ہو جائیگی۔ مگر بالآخر تلوار اُٹھانی پڑے گی۔

سیورڈ اگر ہم اِس بات پر اَڑے رہے۔ تو بھی جنگ ناگزیر ہے۔

لنکن ضرور ہے۔ مگر اِس صُورت میں جنگ کی ذمہ واری ہمارے سر نہ رہیگی۔ مسٹر چیز آپ کی رائے۔

چیز نہایت مشکل معاملہ ہے۔ مگر تمام اُمور کو مدِنظر رکھ کر میری رائے وہی ہے۔ جو آپ کی۔

لنکن اور سیورڈ آپ کی۔

سیورڈ سردست آپ کی تائید میں کلام ہے۔

(سیلینی آتا ہے اور لنکن کو چٹھی دیتا ہے)

لنکن
سیورڈ
لنکن

سکاٹ کہتا ہے کہ بیس ہزار سے ایک بھی کم سپاہی درکار نہیں۔ اور یہاں دس ہزار بھی نہیں۔

تو صرف رسد رسانی کا سوال باقی رہا۔ آپ سب کا فرض ہے کہ اس معاملہ کے ہر پہلو پر غور کریں۔ میری رائے میں ہم اسوقت زمانہ سازی سے کام لیکر جنگ بند نہیں کر سکتے۔ کیوں نہ ہم صاف کہدیں کہ اتحاد قائم رکھنے کے لئے قلعہ سمٹر پر ہمارا قبضہ لازم ہے۔ اور جب تک ہو سکے گا ہم قلعہ سمٹر پر قابض رہیں گے اور یہی وجہ یہی اصول ہے جسکی حمایت کے لئے ہم نے بادل ناخواستہ تلوار اٹھائی ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہر راستی پسند شخص کیوں ہمیں حق بجانب خیال نہ کرے۔ میں خود جنگ کے نام سے کانپ اٹھتا ہوں۔ اسے بہت بُرا سمجھتا ہوں۔ مگر ہم ایک مقدس ذمہ داری کے امین ہیں۔ اور وہ امانت معرضِ خطر میں ہے۔ ہم نے خود حملہ نہیں کیا بلکہ ہم پر حملہ کیا گیا۔ اب مقابلہ کرنا لازم ہے۔ آپ اس فرض سے جی نہ چرائیے اپنے ماتھوں ملتھے پر کلنک کا ٹیکہ نہ لگائیے۔ رسد رسانی میں تساہل اس فرض سے کوتاہی ہے۔ (تھوڑی دیر خاموشی) کون کون رسد

رسائی کی تائید میں ہیں (لنکن - چیز - بلیر ہاتھ بلند کرتے ہیں) اور فوراً قلعہ خالی کرنے کے حق میں (سیورڈ - کیمران - سمتھ اور ولز ہاتھ بلند کرتے ہیں) (خاموشی) میں مجبور ہوں کہ آپ کی رائے باطل کروں۔ اور اس ذمہ داری کا بوجھ اپنے سر لوں۔ یہ میرا کام ہے کہ جس طرح مجھ سے بن آئے کانگرس اور پبلک کی تشفی کروں۔ کوئی مشیر مستعفی ہونا چاہتے ہیں۔ (خاموشی) حضرات میں اس اعتماد کا مشکور ہوں۔ کام ختم ہو چکا۔ زیادہ تکلیف کی ضرورت نہیں (سیورڈ کے سوا سب چلے جاتے ہیں)۔ سیورڈ آپ سراسر غلطی پر ہیں

سیورڈ آپ بجا فرماتے ہیں۔ میں آپ کے فیصلہ کو بنظرِ توقیر دیکھتا ہوں مگر میں وہی کہہ سکتا ہوں جو میرے دل میں ہے۔

لنکن میں اِس قاصد سے تخلیہ میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

سیورڈ شوق سے۔ میں جاتا ہوں۔

(سیورڈ چلا جاتا ہے۔ لنکن کچھ دیر خاموش رہتا ہے۔ پھر امریکہ کے نقشے کے پاس جاتا ہے۔ اور اُسے بغور دیکھتا ہے بعد ازاں دروازے کے پاس جاتا ہے اور اُسے کھولتا ہے

لنکن (قاصد سے) اِدھر آئیے۔ (آتا ہے) فوراً انڈرسن کے پاس واپس جانے کے لئے تیار رہو۔

قاصد جی ہاں جناب۔

لنکن اُنہیں کہنا۔ ہم کمک روانہ نہیں کر سکتے۔ سپاہی ناکافی ہیں مگر رسد کی پہلی قسط آج شام کو واشنگٹن سے روانہ ہو جائیگی۔

قاصد بہت اچھا جناب۔

لنکن میں تمہاری محنت اور وفاداری سے بہت خوش ہوں۔

(قاصد چلا جاتا ہے۔ لنکن کچھ دیر میز کے پاس خاموش کھڑا رہتا ہے۔ پھر گھنٹی بجاتا ہے۔ ہاکنس آتا ہے)

لنکن مسٹر سلینی کو بھیجئے (چلا جاتا ہے) مسٹر سلینی۔ جنرل سکاٹ کے پاس جائیے اور انہیں اپنے ساتھ لے آئیے۔

سلینی بہت اچھا جناب۔

پردہ گرتا ہے

دونوں مؤرّخ

یہ باتیں ہیں دنیا میں سمجھتا ہے انہیں جو
کچھ سیکھنے کی اور ضرورت نہیں اسکو
ہے رحم صفت سب سے بڑی اہل صفا کی
نازل برکت رحم دلوں پر ہو خدا کی

سین سوم

قریباً دو سال بعد۔ وائٹ ہاؤس میں ایک دیوان خانہ
مسز لنکن پُرتکلف لباس میں گویا شوہر کے ناموزون لباس
کی تلافی کر رہی ہے۔ تحریر میں مشغول ہے گھنٹی بجاتی ہے
سوسن آتی ہے۔ اور وہ بھی بہتر لباس پہنے ہے

مسز لنکن اگر کوئی ملاقاتی آئے تو اُسے اندر بھیج دینا۔ اور یہ بھی دریافت کرو
کہ پریزیڈنٹ صاحب چاء یہاں پئیں گے۔

سوسن ابھی کہلا بھیجا ہے کہ وہ یہیں تشریف لا رہے ہیں۔

مسز لنکن اچھا جاؤ۔ اگر کوئی ملاقات کو آئے تو اُسے یہاں لے آؤ۔

سوسن ایک لیڈی صاحبہ دیر سے منتظر ہیں۔

مسز لنکن اچھا اُنہیں لے آؤ۔

(سوسن جاتی ہے۔ مسز لنکن کاغذات بند کر دیتی ہے۔ سوسن مسز بلو کو
ساتھ لیکر آتی ہے)

سوسن مسز گلاتھ بلو۔ (چلی جاتی ہے)

مسز بلو تسلیم۔ مسز لنکن

مسز لنکن تسلیم۔ اِدھر بیٹھیے۔ (بیٹھ جاتی ہے)

مسز بلو پریزیڈنٹ تو اچھے ہیں نا۔

مسز لنکن شکر ہے۔ مگر کسلمند سے رہتے ہیں۔

مسز بلو لازمی ہے۔ یہ جنگ کوئی معمولی بات نہیں۔ آپ اُنکی ڈھارس بندھاتی رہیں۔ ایسا نہ ہو جنگ سے اُنکی طبیعت اچاٹ ہو جائے۔ اِن جنوبی وحشیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہیے۔

مسز لنکن آپ پریزیڈنٹ کے اِستقلال کی طرف سے مطمئن رہیں۔

مسز بلو خدا نہ کرے۔ مجھے بے اطمینانی ہو۔ مسٹر بلو کو اور مجھے اِن پر پُورا اعتماد ہے۔ (سوسن آتی ہے)

سوسن مسز آورلی آئی ہیں۔

مسز لنکن ہاں تو اُنہیں لے آؤ (سوسن چلی جاتی ہے)

مسز بلو اِس عورت سے خدا کی پناہ۔ کہتی پھرتی ہے کہ جنگ بند ہونی چاہیے۔

سوسن مسز آورلی (سوسن چلی جاتی ہے۔ مسز آورلی آتی ہے)

مسز لنکن مسز آورلی تسلیم۔ مسز بلو سے تو آپ کا تعارف ہے نا۔

مسز اورلی جی ہاں تسلیم (بیٹھتی ہے)

مسز بلو میرے خاوند کہہ رہے تھے کہ جنگ کہیں تین سال تک ختم ہو تو ہو۔

مسز اورلی تین سال۔ خدا رحم کرے۔

مسز بلو ہمیں قربانی اور ایثار کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

(لنکن آتا ہے سب کھڑی ہو جاتی ہیں) پریزیڈنٹ۔ تسلیم۔

لنکن تسلیم۔ (سب بیٹھتے ہیں)

مسز بلو میدانِ جنگ سے کوئی سنسناتی خبر تو نہیں آئی۔

لنکن ہر صبح جب میں بیدار ہوتا ہوں تو میرے دِل میں خیال آتا ہے کہ خدا جانے آج میرے ہموطنوں سے کتنے تلوار کی گھاٹ اتریں گے۔ یہ خیال کیا کم سنسنی پیدا کر سکتا ہے۔

مسز بلو یقیناً مگر میرا مطلب یہ تھا کہ آج رزم گاہ سے کوئی اچھی خبر آئی ہے۔

لنکن ہاں فتح کی خبر تو ضرور ہے۔ مگر ان کے ستائیس سو سپاہی کام آئے۔ اور ہمارے آٹھ سو۔

مسز بلو یہ تو بڑی دِل خوش کن خبر ہے۔

لنکن اُنیتس سو۔

مسز بلو مگر رنج تو صرف آٹھ سو کا ہے نا۔

لنکن تمام دُنیا اِتنی تنگ خیال نہیں۔ آپ کو صرف اپنوں کا غم ہے
مگر مجھے دوست و دشمن سب کا الم ہے۔

مسز بلو مسز لنکن۔ پریزیڈنٹ نے شاید میرے کہنے کا بُرا مانا۔
(سوسن چائے لیکر آتی ہے۔ سب کے آگے پیالیاں رکھتی ہے۔ لنکن
پیالی نہیں لیتا۔ سوسن چلی جاتی ہے)

مسز اورلی مسٹر پریزیڈنٹ۔

لنکن فرمائیے۔

مسز اورلی میں بارِ خاطر نہیں ہونا چاہتی۔ میں جانتی ہوں کہ آپ کو کس قدر
مشکلات درپیش ہیں۔ مگر خوش قسمتی سے مجھے موقع مِلا ہے کہ
آپ سے ایک بات دریافت کروں۔ کیا آپ پُوچھنے کی
اجازت دیں گے۔

لنکن شوق سے۔

مسز اورلی کیا آپ کسی طرح یہ جنگ بند نہیں کر سکتے۔ میں یہ درخواست
مصیبت زدہ مُلک کی طرف سے کرتی ہوں۔

مسز بلو خدا نہ کرے کہ ایسا بیہودہ سوال میرے دِل میں آئے۔

لنکن بالکل بجا سوال ہے مجھے بھی ہر وقت یہی خیال ہے کہ کسی طرح۔
اِس جنگ کا خاتمہ ہو۔ نہ ہم کسی کے دشمن ہوں اور نہ کسی کو ہم سے

بُرُ ہو۔ لیکن شیرازۂ اتحاد کی پریشانی گوارا نہیں۔ دو سال سے جنگ جاری ہے۔ اور موت کی قربان گاہ پر آج ایک تو کل دوسرے کی باری ہے۔ اِس غم سے میرا کلیجہ چھلنی ہو رہا ہے۔ ایک نشتر ہے جو کوئی دِل میں چبھو رہا ہے۔ اِس مصیبت میں اہلِ مُلک کا میں شریک حال ہُوں۔ دو سال ہوئے کہ حمایتِ حق پر جنگ شروع ہوئی اور اب تک ایک ڈال جاری ہے۔

مسز اور لی میں جانتی ہوں کہ آپ فیاض اور نیک دِل انسان ہیں مگر میرے نزدیک جنگ خواہ کسی رنگ میں نمودار ہو۔ ایک آفت ہے۔

مسز بلو اگر پریزیڈنٹ اِس قسم کی باتیں سُنتے رہے تو اُن کی خوب حوصلہ افزائی ہوگی۔

لنکن آپ اندیشہ نہ کریں۔ (مسز او۔ لی سے) جنگ کو میں بھی بہت بُرا سمجھتا ہُوں۔ یہ انسان کی کمزوری۔ حسد اور جہالت ہے۔ جو ایسے ظُلم کو روا رکھتی ہے۔ لیکن ہم سب کمزور۔ حاسد اور بے وقوف ہیں دُنیا ایسی ہی ہے۔ اور جو دنیا دار ہیں اُنہیں اِن دھندوں میں پڑنا ہے۔ بہت سے لوگ سیاہ دِل۔ فتنہ پرداز اور قزاق صفت ہوتے ہیں۔ اور جو اچھے ہیں وہ پہلے آشتی سے کام لیتے ہیں۔ اور جب صلاحیت سے کام نہیں نکلتا تو مداخلت کا پہلو اختیار کرتے

ہیں۔ آپ شاید اِسے بھی بُرا کہینگی لیکن یہ خصلت لاکھوں نیک اِنسانوں میں ہے۔ اور میں بھی اِسے بُرا خیال نہیں کرتا میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ دُنیا کو عقل آتے آتے ہی آئے گی۔ ہم کسی پر حملہ کرنے کو بُرا سمجھتے ہیں۔ اور یہ ہمارا فرض ہے کہ اسکی بُرائیاں لوگوں پر ظاہر کریں۔ پہلے تو لوگ ایسی باتوں سے رم کریں گے۔ لیکن رفتہ رفتہ رام ہو جائیں گے لیکن وہ وقت بھی آئے گا جب جذبۂ مدافعت بیدار ہو گا۔ حملہ آوروں کی مزاحمت پر تیار ہو گا۔ مگر اس وقت ہمیں جان توڑ کر کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جب آفت ٹل جائے تو یہ بات پھر نہ ہونے پائے۔ جبر اور طاقت کو کام میں لانا اِس نامکمل دُنیا کا بُرا نا گناہ ہے۔ مگر ہم بھی نامکمل ہیں۔ ہمیں دنیا کو مکروہات سے پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن یہ کوشش کرتے ہوئے ہمیں اپنے آپ کو اہلِ دُنیا سے بالاتر نہیں سمجھنا چاہیئے۔ جب جنگ کا فیصلہ میرے ہاتھ میں تھا تو میرے لئے یہ کہدینا آسان تھا کہ نہیں میں ہرگز یہ کام نہ کروں گا۔ یہ فعل زبُون ہے اور میں اسکا گنہگار نہ بنوں گا۔ مگر یہ کہنے سے کیا جھگڑا نپٹ جاتا۔ اِس وقت جو میں نے درست خیال کیا وُہی کیا۔ ممکن ہے میرا خیال غلط ہو۔

مسز بلو مسٹر پریزیڈنٹ میرا آپ سے کُلّی اتفاق ہے۔ اِن جنوبی وحشیوں کو

ضرور قرار واقعی سزا ملنی چاہیئے۔ گلاتھ کی بھی یہی رائے ہے۔

لنکن گلاتھ تو خاصہ بوڑھا ہو گیا ہوگا۔

مسز بلو نہیں گلاتھ کی عمر اِسوقت صرف ۳۸ سال کی ہے۔

لنکن تو پھر میں اِسے فوج میں ضرور کمیشن دُوں گا۔

مسز بلو یہ نہیں ہو سکتا۔ اُسے گورنمنٹ کے ٹھیکوں سے کب فرصت ہے

لنکن مجھے اُمید ہے۔ مسز اورلی کی تشفی ہو گئی ہو گی۔ تکلیف تو سب کو ہے مگر یہ ایثار و قربانی کا وقت ہے۔

مسز اورلی مسٹر پریزیڈنٹ آپ نے جو کچھ فرمایا درست ہے۔ میں ممنون ہوں مگر میں تو ہمیشہ جنگ کو بُرا خیال کرتی رہی۔ اور اِسی لیئے میں اپنے بیٹے کو جنگ میں شریک نہ ہونے دیتی تھی لیکن اُس نے اصرار کیا اور میں نے جانے دیا۔ اسکی نسبت اب یہ خبر پہنچی ہے۔

(لنکن کو ایک کاغذ دیتی ہے۔ لنکن پڑھتے ہی افسردہ ہو جاتا ہے۔ کھڑا ہو جاتا ہے۔ کاغذ واپس کر دیتا ہے)

لنکن بسا اوقات جذبات دلی اور رنج قلبی کا اظہار لفظوں سے نہیں ہو سکتا اور سوچتا ہوں کہ آپ کے اِس صدمے پر کیا کہوں۔

مسز اورلی (کھڑے ہو کر) اب میں جاتی ہوں۔ اُمید ہے کہ آپ یہ سمع خراشی معاف فرمائیں گے۔

لنکن — اِنسان کا عہد بیکسی کی داستان ہے۔ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔ بھُول نہ جانا۔ مریم (مسز لنکن کو اشارہ کرتا ہے۔ جو مسز آورلی کو دروازے تک پہنچانے جاتی ہے)

مسز بلو — بے چاری کے لئے یہ بیشک اندوہ گین واقع ہے۔ مگر وہ اپنے تخیلات سے اپنی مصیبت میں اِضافہ کرتی ہے۔ مسٹر پریزیڈنٹ آپ اِس کی باتوں پر نہ جائیے۔ خاتمۂ جنگ کا خیال دِل میں نہ لائیے۔ دشمنوں کو ایسا پامال کرنا کہ اُنہیں سر اٹھانے کا یارا نہ رہے۔ گلاتھ کی رائے ہے کہ آپ اِعلان کر دیں کہ بعد میں اُن کے ساتھ رحم نہ کیا جائے گا ہر باغی گولی سے مار دیا جائے گا۔ (کھڑی ہوتی ہے) اب اجازت دیجئے (ہاتھ مصافحہ کے لئے بڑھاتی ہے۔ لنکن ہاتھ نہیں مِلاتا)

لنکن — تسلیم۔ اِتنا کہا ہے تو کچھ سُنتی بھی جاؤ۔ اُس عورت نے جو کچھ کہا۔ درست کہا۔ اسکی رائے قابلِ تسلیم نہ سہی مگر لائقِ عزت ضرور ہے۔ آپ کی رائے نہ صرف غلط بلکہ باعثِ ننگ ہے۔ افسوس کہ آپ کا دل کِتنا تنگ ہے۔ اہلِ جنوب کو مغلوب کرنے میں آپ کا کوئی حصّہ نہیں لیکن آپ اُنکی تباہی پر تُلی ہوئی ہیں۔ آپ نے کوئی قربانی نہیں کی۔ ذرا بھر زحمت گوارا نہیں کی۔ اِلّا آپ جنگ کی حامی ہیں میں نے کلیجہ پہ پتھر رکھ کر یہ جنگ منظور کی تھی۔ اور رات دِن اِسی کے

غم میں گھل رہا ہوں بیں نے یہ جنگ۔ اس لئے قبول کی کہ انسانیت
محبت۔ انصاف کا بول بالا ہو۔ مگر آپ کینہ۔ غارت گری۔ عداوت
اور نفرت کا وعظ سناتی ہیں۔ مجھ گناہ گار کو اور سیہ کار بناتی ہیں مسز
اورلی کے مسلک کے لوگ غلطی پر تو ہیں لیکن اُن کا خیال ٹھیک
اور دل وسیع ہے۔ آپ قصاص کی تلقین کرتی ہیں۔ جو ہمارے مقصد
کی توہین ہے۔ جب یہ فسانہ آپ کی مہربانی سے عام ہوگا۔ تو کہئے
امریکہ کس قدر بدنام ہوگا۔ اچھا تسلیم۔

(دروازہ کھولتا ہے۔ مسز گلاتھ بلو چپ چاپ چلی جاتی ہے لنکن کمرے میں
ٹہلتا ہے۔ گھنٹی بجاتا ہے۔ سوسن آتی ہے)

نکن اگر یہ خاتون پھر آئے تو ٹال دینا۔

وسن بہت اچھا جناب۔ اور تو کچھ کام نہیں جناب

نکن ہاں جناب۔ اور بھی کچھ کام ہے جناب۔ یہ کوٹ مجھے پسند نہیں ہیں
اسے تبدیل کرنے جاتا ہوں۔ اور جلد واپس آؤں گا۔ اگر فریڈرک
ڈگلس نامی کوئی صاحب آئیں تو میرا انتظار کریں۔ سُنا جناب۔

(لنکن جاتا ہے۔ سوسن چائے کا سامان لے کر دروازے کی طرف جاتی ہے
ایک سفید ریش سیاہ فام حبشی چپکے سے اس کے روبرو آجاتا ہے۔ سوسن
گھبراسی جاتی ہے)

جبشی (آہستگی سے) کوئی اندیشہ نہیں۔

سوسن اے اندھیری رات کے فرزند۔ کہاں سے آئے ہو۔ کون ہو کیا نام ہے۔

جبشی مسٹر فریڈرک ڈگلس۔ مسٹر لنکن نے کہا تھا۔ آنا۔ چلا آیا۔ دروازے پر کسی نے روکا نہیں۔ یہاں پہنچ گیا۔

سوسن آپ ہی مسٹر فریڈرک ڈگلس ہیں۔

ڈگلس ہاں۔

سوسن آپ تشریف رکھئے۔ مسٹر لنکن ابھی آتے ہیں۔

(ڈگلس بیٹھتا ہے۔ متجسسانہ نگاہ سے چاروں طرف دیکھتا ہے)

ڈگلس مسٹر لنکن یہاں رہتے ہیں۔ اور آپ اُنکی ملازمہ ہیں۔ آپ کے لئے مسٹر لنکن کی ملازمہ ہونا مبارک ہے۔

سوسن شکریہ۔

ڈگلس جنوب میں غلام ہونا بہت بُرا ہے۔

سوسن دیکھئے مسٹر ڈگلس مجھے غلاموں میں شمار نہ کیجئے۔

ڈگلس توبہ۔ توبہ۔ آپ غلام ہرگز نہیں۔ آپ ملازم ہیں اور آزاد۔ غریب ملازم مگر آزاد ہونا بڑی بات ہے۔

سوسن یہ تو درست ہے۔ مگر مجھے ایسا غریب نہ جانئے جو کسی کا دست نگر

ہو یا قابلِ رحم۔

مطلق نہیں۔ آپ کا رُتبہ بہت بڑا ہے۔

خیر میرا رُتبہ بڑا ہے یا کم۔ میں اپنے منہ سے کیا کہوں۔ مگر وائٹ ہاؤس میں رہنا بھی کچھ معنے رکھتا ہے۔

ہر ایک شخص کی قسمت کہاں کہ آزاد ہو۔ آپ آزاد ہیں۔

میں نے تو اِس کا کبھی خیال نہیں کیا۔

اور مجھے رات دِن یہی خیال رہتا ہے۔

مگر آپ تو آزاد ہوں گے۔

ہاں مگر میرے حبشی آزاد نہیں۔ جب میں بچّہ تھا تو مجھے قمچیوں سے پیٹتے تھے۔ گرم ریت پر گھسیٹتے تھے۔ میں نے اپنی ماں کو دیکھا اِس طرح........ (بے قرار ہو کر منہ ہاتھوں سے ڈھانپ لیتا ہے پھر آہستگی سے)، کاش سب ماجرا یاد سے اُتر جائے۔ پھر یاد نہ آئے جو کچھ اِن آنکھوں نے دیکھا ہے خدا پھر نہ دکھائے (آہ بھر کر) مسٹر ڈگلس مجھے سخت رنج ہوا۔ یہ بہت بُری بات تھی۔

بہت بُری۔

کیا تمام حبشی........ میرا مطلب ہے کہ کالے رنگ والے آپ جیسے ہیں۔

ڈگلس نہیں میں اُن سے بہتر ہوں۔ اُنہیں ہنسنے کا موقعہ نہیں ملتا۔

سوسن بیشک نہیں ملتا ہوگا۔ مسٹر لنکن تشریف لا رہے ہیں۔

(لنکن ڈھیلا سا کوٹ پہنے آتا ہے۔ ڈگلس سرو قد کھڑا ہو جاتا ہے۔ سوسن چلی جاتی ہے)

لنکن مسٹر ڈگلس میں آپ کی ملاقات سے بہت خوش ہوا۔

(لنکن مصافحہ کرتا ہے۔ ڈگلس لنکن کے ہاتھ پر بوسہ دینا چاہتا ہے لنکن آہستہ سے روکتا ہے)

لنکن (بیٹھتا ہے) تشریف رکھئے۔

ڈگلس (کھڑا رہتا ہے) مسٹر لنکن نے یاد فرمایا۔ بڑی بندہ نوازی ہے۔

لنکن مجھے اندیشہ تھا کہیں آپ ملاقات سے انکار نہ کر دیں۔

ڈگلس ہاں حوصلہ نہ پڑتا تھا مگر بہت کچھ پوچھنا تھا۔ اچھا ہوا یہاں آگیا۔

لنکن تشریف تو رکھئے۔

ڈگلس آپ کے برابر بیٹھوں کیسے ہو سکتا ہے۔

لنکن دیکھئے اگر آپ نہ بیٹھے تو میں بھی نہ بیٹھوں گا (کھڑا ہو جاتا ہے)

ڈگلس ادنےٰ ادنےٰ ہے۔ اعلیٰ اعلیٰ ہے۔

لنکن یہ تمیز وہی کرے گا جس کا دل میلا ہے میں تو یہ جانتا ہوں کہ دو بوڑھے آدمی اکٹھے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔

ڈگلس (دونوں بیٹھ جاتے ہیں) میرا خیال ہے مَیں آپ سے بُوڑھا ہوں۔

لنکن میرا بھی یہی خیال ہے۔ میری عمر چوّن سال کی ہے۔

ڈگلس میری بہتر سال کی۔

لنکن کاش بہتر برس کی عُمر میں مَیں بھی آپ جیسا تنومند رہوں۔

ڈگلس معمولی بات ہے۔ ٹھنڈا صاف پانی پیُو۔ خوب چلو پھرو۔ خدا اور اُسکی بخششوں کو یاد رکھو۔ اوائل عُمر میں مجھے جڑی بوٹیوں کا شوق تھا۔ مسٹر لنکن اسے استعمال کیجئے گا۔ اچھی چیز ہے (کاغذ میں لپٹی ہوئی کچھ چیز دیتا ہے)۔

لنکن یہ آپ کی کمال مہربانی ہے بے حد مشکور ہوں۔ مسٹر ڈگلس۔ آپکی تقریروں کی بہت دُھوم ہے کاش مجھے کبھی سُننے کا موقعہ مِلتا۔

ڈگلس مسٹر لنکن۔ آپ ہم لوگوں کے بڑے محسن ہیں۔

لنکن آخرِ کار میں نے دِل سے فیصلہ کر لیا ہے۔

ڈگلس کِس بات کا۔

لنکن یعنے بردہ فروشی اپنا بوریا بندھنا اُٹھائے۔ اور امریکہ سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جائے۔ ہم نے اسے محدُود کر دیا تھا۔ مگر اب مسدود کر دیں گے۔

ڈگلس کیا آپ کا اِرادہ قوی ہے۔

لنکن خیال تو یہی ہے (ڈگلس آہستہ آہستہ کھڑا ہوتا ہے۔ سر کو خم کرتا ہے اور پھر بیٹھ جاتا ہے)

ڈگلس میری قوم پرلے درجہ کی جاہل ہے بے علم۔ کم حوصلہ۔ اُس پر شکی مزاج۔ اُنکی تعلیم و تربیت ایک اوگھٹ گھاٹی ہے۔ جس پر چڑھنے کے لئے ہمّت اور صبر کی ضرورت ہے (جوش میں) مگر اُنھیں کیسی نعمت ملی کہ آزاد ہو گئے۔ آزاد کیا پیارا لفظ ہے۔ مسٹر لنکن میں مادر زاد غلام ہوں۔ اِس درد کو کچھ وہی جانتا ہے۔ جو غلام پیدا ہوا ہو۔

لنکن بھائی میں جانتا ہوں۔ خوب جانتا ہوں۔

ڈگلس ہاں مسٹر لنکن خوب جانتے ہیں۔

لنکن آپ کچھ پوچھنا چاہتے ہوں تو بلا تامل دریافت کریں۔

ڈگلس مجھے کچھ شکوہ ہے۔ شاید میری غلط فہمی کے باعث ہو۔

لنکن کہئے شوق سے کہئے۔

ڈگلس جنوبی فوج کے سپاہی جب کالوں کو آپ کی وردی پہنے گرفتار کرتے ہیں۔ تو بجائے قید کے اُنہیں تہہ تیغ کرتے ہیں۔ افسوس

نہ مارا آپ کو ظالم کہ تھا لطفِ حیات اسمیں
کسی حبشی کو کالا جان کر مارا تو کیا مارا

لنکن: مجھے معلوم ہے۔

ڈگلس: تو آپ نے کیا علاج کیا۔

لنکن: ہم نے بڑے زور سے اعتراض کیا۔

ڈگلس: کوئی فائدہ نہیں ہُوا۔ مزید کارروائی کی ضرورت ہے۔

لنکن: ہم اور کیا کر سکتے ہیں۔

ڈگلس: آپ خوب جانتے ہیں۔

لنکن: ہاں جانتا ہوں۔ مگر للہ انتقام کی تحریک نہ کرو۔

ڈگلس: (جوش میں) آنکھ کے بدلے آنکھ۔ دانت کے بدلے دانت۔

لنکن: نہیں نہیں۔ ذرا سوچئے۔

ڈگلس: میں مقتول کالوں کے لئے ہمیشہ سوچ بچار کیا کرتا ہوں۔

لنکن: کیا آپ کا منشاء ہے کہ میں بھی خون سے ہاتھ لال کروں۔

ڈگلس: یہ قصاص ہے خون نہیں۔

لنکن: سراسر خون ہے۔ اصلی خطاکار کا ملنا مشکل ہے۔ اگر ایسا کریں بھی تو ہمیں کیا مل جائیگا۔ مفت میں کسی بیگناہ گردن پر خنجر چل جائیگا ہمیں چاہیے کہ ہدایت کی مشعل اٹھائیں۔ گمراہوں کو سیدھا راستہ دکھائیں۔ بروں کی پیروی نہ کریں۔ ذلت اور تباہی کے غار میں نہ گریں۔ بھائی خونِ ناحق سے دامن بچاؤ۔ اپنی سفید چادر

پر دھبہ نہ لگاؤ۔

ڈگلس (تھوڑی دیر بعد) بجا ہے۔ جو کچھ آپ نے کہا ہے۔ خدا کرے اِس مشعل کی روشنی اُن کے دلوں پر بھی پڑے۔ مگر اپنی قوم کے لئے میرا دل خون ہو رہا ہے۔

لنکن دو سال سے مجھے آپ ہی کا فکر ہے۔ اِسی دھیان میں صبح سے شام اور شام سے صبح کر دیتا ہوں۔

ڈگلس آپ حمایتِ حق کے دیوتا ہیں (سوسن آتی ہے)

سوسن ایک فوجی افسر آئے ہیں۔ کہتے ہیں ضروری کام ہے (ڈگلس اور لنکن کھڑے ہو جاتے ہیں)

لنکن مسٹر ڈگلس میرا انتظار کرنا۔ ابھی آتا ہوں۔ آپ سے بہت کچھ دریافت کرنا ہے۔

(لنکن جاتا ہے۔ اندھیرا سا ہو جاتا ہے۔ سوسن لیمپ روشن کرتی ہے۔ ڈگلس لنکن کو جاتے ہوئے دیکھتا ہے)

ڈگلس کیا پاکباز اِنسان ہے۔

سوسن اچھا آپ کو بھی معلوم ہو گیا۔

ڈگلس اے سفید رنگ لڑکی۔ کیا تو اُسے عزیز رکھتی ہے۔

سوسن وہ مجھے جان سے زیادہ عزیز ہیں۔

ڈگلس ہاں وہ قابلِ محبت ہے۔

سوسن آپ برا نہ مانیں۔ سفید رنگ والے ایسے ہی ہوتے ہیں۔

ڈگلس اِس نے مجھ سے اِس طرح گفتگو کی۔ جیسے کالے اور سفید رنگ والوں میں کوئی فرق نہیں۔



پہلا مؤرّخ

کچھ فرق نہیں صورتِ احوال میں آیا
اسیر بھی وہ مصروف عمل ہے تنِ تنہا

حصے میں نہ ثابت قدمی اگر آئی
ہوتی نہیں تا منزلِ مقصود رسائی

دوسرا مؤرّخ

ہر چند ہیں لوگ اسکے خلاف اس سے گریزاں
خاموش خیالوں میں وہ جاتا ہے خروشاں



گہرائی کسی قلب کی جب جانچتے ہیں ہم
اور دل سے اُسے جانتے ہیں اکبر اعظم

اِس وقت ہماری جو فزوں بہ ہے ہستی
جاتی ہے بلندی کیطرف چھوڑ کے پستی



سینِ چہارم

مقام واشنگٹن مجلس وزراء۔ سابق ممبران میں سے سمتھ اب ممبر نہیں اور
کیمرن کی جگہ ایڈون سٹانٹن وزیر جنگ ہے۔ باقی ممبران سیورڈ چیز
بلیئر ویک اور ولز ہیں۔ سب اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہیں۔ لنکن کی کُرسی
خالی ہے۔ سیورڈ آتا ہے

سیورڈ مجھے اِتنی جلدی کیوں بُلایا گیا۔ خیر تو ہے۔ میدانِ جنگ سے کوئی خبر آئی ہے۔

سٹانٹن ہاں میکلیلن نے انتی ٹم پر لی کو شکست فاش دی۔ یہ ہماری سب سے بڑی فتح ہے۔ اب دشمن کو سنبھلنے کا موقعہ نہیں دینا چاہئے زمانہ بدل گیا۔ ہوا کا رُخ پھر گیا۔ جہاز کو ساحلِ مُراد پر پہنچانے کے لئے تھوڑی سی ہمت درکار ہے۔

بلیر کیا آپ پریزیڈنٹ سے ملے ہیں۔

سٹانٹن سیدھا وہیں سے آرہا ہوں۔

ولز اُنھوں نے کیا کہا۔

سٹانٹن	بس اتنا کہا کہ "آخر کار" اور خاموش ہو گئے۔
ہُک	دیکھنا۔ پھر وہی اُن کا اعلان آ دھمکے گا۔ میری رائے میں اِس وقت تنسیخ غلامی کا اِعلان کرنا مُناسب نہیں۔
سیورڈ	مگر یہ تو بارہا تجربہ ہو چکا ہے کہ پریزیڈنٹ ہم سب پر ہر طرح فائق ہیں
ہُک	ہو سکتا ہے۔ مگر بہت جگہ اُنکی مخالفت بھی ہو رہی ہے۔
بلیر	مگر یاد رکھنا۔ یہ اسی کا دِل گردہ ہے جو اس پہاڑ کو اٹھائے ہوئے ہے
وِنٹ ہاک	لیکن کئی آپ سے مختلف رائے رکھتے ہیں۔
بلیر	شائید ہوں۔ مگر یہاں ایسا یقیناً کوئی نہیں۔
ہُک	خیر۔ بھلا یہ تو فرمائیے۔ کہ آخر انسدادِ غلامی سے اِن کا مُدعا کیا ہے۔ میں ہمیشہ یہی سمجھتا رہا۔ کہ ہم فقط قیامِ اتحاد کے لئے بر سرِ پیکار ہیں۔ اور جب وقت آئے گا۔ تو انسداد غلامی کا معاملہ بھی دیکھا جائے گا۔ مگر پریزیڈنٹ ہیں کہ کسی وقت تنسیخ غلامی کے شیدا ہیں۔ اور کسی وقت اِسے اِتحاد کی خاطر ترک کرنے پر آمادہ ہیں۔ ہماری وزارت کیا ہے بچوں کا کھیل ہے۔
سیورڈ	نہیں آپ غلطی پر ہیں۔ اُن کا مقصدِ اوّلین اتحاد ہے۔ اور انسداد غلامی کے بارے میں جو انکی رائے ہے وہ ظاہر ہے انہوں نے اِتحاد کو سوال غلامی سے کبھی مخلوط نہیں ہونے دیا۔ اور صاف

کہدیا۔" اگر میں تمام غلاموں کو آزاد کئے بغیر اتحاد کو قائم رکھ سکوں تو اس پر عمل کروں گا۔ اور اگر اس کا قیام اِنسدادِ غلامی پر منحصر ہوا تو میں اِسے منسوخ کردوں گا۔ اگر یہ ضروری ہوا کہ چند غلاموں کو آزاد کیا جائے۔ اور باقیوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ تو میں ایسا ہی کروں گا۔ اِس خوفناک جنگ میں میرا سب سے بڑا فرض اتحاد کی حفاظت کرنا ہے۔" یہ ہیں اُن کے الفاظ۔ اب بتائیے اِس سے زیادہ صاف گوئی کیا ہو سکتی ہے۔

ہُک ہاں۔ مگر اُنکی جگہ کوئی اور ہوتا۔ تو ایسا نہ کرتا۔

بلیر تو پھر اُس کا فعل بھی ایسا دانشمندانہ نہ ہوتا۔

سٹاٹن مجھے پریزیڈینٹ سے ہر امر میں اتفاق نہیں لیکن وہی ایک شخص ہے جسکی تائید کرنا میں فرض سمجھتا ہوں۔

سیورڈ کیا آپ کی فوج کے پاؤں اُکھڑ گئے۔

سٹاٹن نہیں۔ مگر حالت مخدوش ہے۔

ہُک پریزیڈینٹ ابھی تک تشریف نہیں لائے۔ شاید انکی نگاہ میں اس خبر کی کچھ حقیقت نہیں۔

(ایک کلرک آتا ہے)

کلرک پریزیڈینٹ تشریف لاتے ہیں۔

(لنکن آتا ہے۔ ہاتھ میں کتاب ہے۔ آتے ہی اپنی جگہ پر بیٹھتا ہے)

لنکن حضرات بتسلیم۔

ممبران تسلیم۔

سیورڈ ہم نے سُنا ہے کہ میدانِ جنگ سے کوئی خوشخبری آئی ہے۔

ہاک اِس وقت مصلحت یہی معلوم ہوتی ہے کہ جنگ کا اُتار چڑھاو دیکھیں اور کوئی کارروائی نہ کریں۔

لنکن حضرات آج بہت جوش وخروش ہے۔ جسے دیکھو خود فراموش ہے میرے خیالات میں قیامت کا تلاطم۔ غضب کا زیر وبم ہے (کتاب کھولتا ہے) آپ کی اجازت سے چند سطریں پڑھوں گا۔ تاکہ ہم سب کو سکونِ خاطر حاصل ہو۔

(ہاک کے چہرے سے کشیدگی کے آثار باقی ممبران مزے سے سُنتے ہیں)

لنکن مُصوّر بہتر جانتا ہے کہ تصویر کا کونسا رُخ سادہ اور کونسا رنگین ہونا چاہئے۔ ایک مشاطہ اِس راز کو خوب سمجھتی ہے کہ دُلہن کا کونسا عضو قابلِ آراستگی ہے۔ اور کونسا نہیں۔ ایک شاعر اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کونسا مضمون ہے۔ جسے وقت پسندی کا پیرایہ زیب دے گا

اِس سے آگے غزل ہے۔ سُنئے ؎

یہ دل جمعی جسے جب تک جئے جینا اُسی کا ہے

پیئے جو سیر ہو کر رات دن پینا اُسی کا ہے
نگہ کی برچھیاں جو سہہ سکے سینا اُسی کا ہے
ہمارا آپ کا جینا نہیں۔ جینا اُسی کا ہے
یہ بزمِ مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھالے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے
قدم اپنا فرازِ ہمتِ عالی پہ رکھتا جا
جسے کہتا ہے زاہد عرش یہ زینا اُسی کا ہے

سٹانٹن — تو کیا اب ملکی معاملات

ہک — ہاں ضرور۔

لنکن — مسٹر ہک کہتے ہیں ضرور۔

سٹانٹن — آپ کی مہربانی۔

لنکن — میری مہربانی کیسی۔ آپ مسٹر ہک کا شکریہ ادا کریں۔

سیورڈ — میرا خیال ہے کہ مکلیلن لی کے تعاقب میں ہوں گے۔

لنکن — آپ کا خیال مکلیلن کی کارروائی سے دو قدم آگے جاتا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ مکلیلن نے کامیابی کا منہ دیکھا ہے۔ اگر اس نے اس موقع کو ہاتھ سے جانے دیا۔ تو پھر یہ کام گرانٹ کے سپرد ہوگا

بلیر — مگر گرانٹ پیتا بہت ہے۔

لنکن: تو مجھے اسکی مرغوب طبع شراب کی قسم بتا دینا۔ میں خم کے خم بھیجونگا میدانِ جنگ میں میخانہ بنادوں گا۔ پیا جائے اور فتح پر فتح کرتا جائے۔

سیک: کوئی اور کام بھی ہے۔

لنکن: ہے۔ چند ہفتے ہوتے ہیں نے آپ کو ایک اِعلان کا مسودہ دکھایا تھا۔ جو اِنسداد غلامی کے متعلق تھا۔ اُسوقت آپ نے کہا تھا کہ وقت نامناسب ہے۔ اور میں نے تسلیم کیا تھا۔ میرے خیال میں اب وقت آگیا ہے۔ کہ اِنسدادِ غلامی کا اِعلان کیا جائے۔ میں اِس مسودہ کو پھر سے سُناتا ہوں۔

تمام اشخاص جو یکم جنوری ۱۸۶۳ء کو حلقۂ غلامی میں ہوں اور کسی ایسی ریاست میں آباد ہوں جو اِس وقت ریاستہائے متحدہ امریکہ سے برسرِ بغاوت ہو۔ اِس تاریخ سے اِس کے بعد اور ہمیشہ کے لئے آزاد کئے جائیں گے۔ گویا آج کی تاریخ سے تین ماہ کی مُہلت دی گئی ہے۔ اور ایک علیحدہ مسودہ میں معاوضہ وغیرہ کی شرائط درج ہیں۔

ہاک: مَیں اِس اِعلان کے اجراء کی نہایت پُرزور الفاظ میں مخالفت کرتا ہوں۔ یہ سوال اُس وقت تک اُٹھا رکھنا چاہئے۔ جب تک

ہماری فتح مکمل نہ ہو جائے۔ اس وقت ہمیں اتفاق کی ضرورت ہے۔ اور یہ اعلان نفاق انگیز ہے۔

ویلز مسٹر پریذیڈنٹ میں نہیں سمجھتا کہ یہی وقت اس اعلان کے لئے کیوں موزوں ہے۔

لنکن حضرات یقین رکھئے کہ میں نے اپنی بساط بھر اس معاملہ پر نہایت غور و فکر کیا ہے۔

ہک مگر چھ ماہ گذرے جب نیویارک ٹریبیون نے آپ سے مطالبہ کیا۔ کہ اس معاملے کے متعلق آپ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ تو آپ نے جواب دینے کی بجائے اُلٹی اسے ڈانٹ بتائی۔

لنکن کیونکہ اُس وقت اظہار رائے کا موقعہ نہ تھا۔ ایسے اعلان کا اجرا عبث ہے جس کے نفاذ پر ہم قادر نہ ہوں۔ میرا فرض ہے کہ میں ایک اُصُول پر قائم رہوں۔ اور بے وقت اس کے متعلق کوئی بات زبان پر نہ لاؤں۔ میرے نزدیک مدبرانہ حکمت عملی اسی کا نام ہے مدت ہوئی کہ میں نے دو باتوں کا عزم کیا۔ ایک نظامِ اتحاد کو قائم رکھنا اور دوسرا غلامی کا انسداد کرنا۔ قیامِ اتحاد کے متعلق میرا طریق عمل ہمیشہ واضح اور عیاں رہا ہے جس میں دو سال کی متواتر تکلیفوں کے باوجود ذرہ بھر تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہم نے اتحاد کیخاطر

جنگ شروع کی۔ اور اب فتح بھی اُسی کے لئے ہے میں آج تک
متردد رہا کہ انسداد غلامی کا اعلان کب کروں۔ لیکن اب وہ تردد
نہیں رہا۔ چند ہفتے ہوتے میں نے عہد کر لیا اور اپنے دل سے کہا
کہ جب باغی فوج میری لینڈ سے نکل جائے۔ تو فوراً اسکا اعلان
کیا جائے۔ یہ عہد میں نے اپنے دل اور خالقِ اکبر سے کیا تھا اب
باغی فوج پسپا ہو گئی اور ایفائے عہد کی گھڑی آ گئی۔ اُمید ہے
کہ اس کام میں آپ کی امداد میرے شاملِ حال ہو گی۔

میری رائے میں یہ سراسر جلد بازی ہے۔
کیا کچھ عرصہ کے لئے یہ معاملہ معطل نہیں ہو سکتا۔ تاکہ مزید غور ہو سکے

حضرات تاریخ کا فرشتہ ہر دم ہمارے ساتھ ہے۔ ہمارا کوئی فعل کوئی
حرکت اسکی دوربین نگاہ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ جو ہم آج
کریں گے ابدالآباد تک دُنیا کے سامنے رہے گا۔ ہم جن کے ہاتھ
میں اسوقت عنانِ حکومت ہے۔ اپنے افعال کے مطابق تحسین
یا نفرین کے مستحق ٹھیرائے جائیں گے۔ ہمارے ذاتی اوصاف کسی
کام نہ آئیں گے۔ جو کچھ کریں گے اسی سے پہچانے جائیں گے غلاموں
کی آزادی کیا ہے احرار کی حُریت پر مہر لگانا ہے۔ آزادی بڑی
نعمت ہے تھوڑی سی ہمت کرو تو یہ عزت تمہاری ہے۔

(وہ فرمان اپنے سامنے کھول کر رکھتا ہے)

اُس تاریخ سے اِس کے بعد اور ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیئے گئے۔" حضرات میں آپ کی امداد کا خواستگار ہُوں۔

(دستخط کر دیتا ہے)

(ممبران کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سیورڈ۔ ویلز۔ بلیر چلے جاتے ہیں۔ سٹانٹن اور چیز جُھک کر آداب بجا لاتے ہیں۔ اور رخصت ہوتے ہیں۔ ہاک سب سے پیچھے جانے کے لئے کھڑا ہوتا ہے)

لنکن ہاک۔

ہاک ارشاد۔

لنکن ہاک بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ کلیجہ پر پتھر رکھکر سُننی پڑتی ہیں۔

ہاک میں جناب کا مطلب نہیں سمجھا۔

لنکن ہاک۔ لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی بات سُننا نہیں چاہتے تو کہدیا کرتے ہیں۔ کہ ہم نہیں سمجھے۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ بات کرنیوالا پریشان ہو جائے۔ یہ جادو اکثر چل جاتا ہے۔ لیکن مجھ پر ایسی باتوں کا اثر بہت کم ہوتا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ بعض باتیں کلیجہ پر پتھر رکھکر سُننی پڑتی ہیں۔

ہاک مسٹر پریزیڈنٹ میں اب بھی آپ کا مطلب نہیں سمجھا۔

بار بار مسٹر پریزیڈنٹ کی رٹ کیا لگانی۔ لنکن بھی کوئی بُرا نام نہیں
آپ میرا مطلب سمجھ گئے ہوں گے۔
ہرگز نہیں۔
اصل بات یہ ہے کہ سازش کی جارہی ہے۔
کیا گورنمنٹ کے خلاف۔
نہیں خود گورنمنٹ کے حلقہ میں میرے خلاف۔
شائد کسی وقت نکتہ چینی ہوئی ہو۔
کس غرض سے کیا میری اصلاح کے لئے۔
شائد یہی مُدعا ہو
تو پھر مجھے ہی کیوں نہیں کہا جاتا۔
میرے خیال میں یہ اظہارِ تاسف بتقاضائے فطرت ہے۔
یا جاہ طلبی۔
اِس سے آپ کا مطلب۔
میرا مطلب یہ ہے کہ آپ اِسی اُدھیڑ بُن میں لگے رہتے ہیں کہ میری
جگہ آپ کو مِل جائے۔
آپ کو نہایت درست اِطلاع مِلی ہے۔
مگر آپ یہ نہیں سوچتے کہ لوگوں کا یہ خیال کیوں نہیں۔

ٹنک — آپ کو یہ کہنے کا کیا حق ہے۔

لنکن — کیا یہ درست نہیں۔

ٹنک — میں ایسے سوالوں کا جواب دینے کے لئے تیار نہیں۔

لنکن — آپ بڑے محتاط ہیں۔

ٹنک — کیا آپ کو میری دیانت پر شک ہے۔

لنکن — جیسا سمجھ لو۔

ٹنک — تو میں استعفیٰ پیش کرتا ہوں۔

لنکن — کس بات پر۔

ٹنک — آپ کے شک پر۔

لنکن — یہ غلط ہے۔

ٹنک — بہت خوب۔ تو سنئے مجھے آپ کے قوتِ فیصلہ پر اعتماد نہیں۔

لنکن — وجہ۔

ٹنک — آپ انسداد غلامی کے سوال پر ضرورت سے زیادہ زور دیتے ہیں۔

لنکن — آپ کا یہ مطلب نہیں۔ آپکو یہ اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تنسیخ غلامی کا سوال لوگوں کو برانگیختہ کر دے۔

ٹنک — بیشک انہیں سمجھانا چاہئے مگر جبر سے کام نہیں لینا چاہئے۔ اسکی تمام خوبیاں ایک ایک کرکے بتائی گئیں۔ کھول کھول کر بتائی

گئیں۔ یہ تنسیخ تو ہر دلعزیز ہے۔ شاید آپ کو اس لئے بُری معلوم
ہوتی ہے۔ کہ اِن ناچیز ہاتھوں سے ہو رہی ہے۔
اِس بات کے اِعلان میں کہ باغیوں کو فرداً فرداً گیا سزا دیجائیگی
آپ قاصر رہے ہیں۔
یہ تو جنگ ہے میں نے اِسے خون کا مقدمہ نہیں بنانا۔
ہم بغاوت کا مقابلہ کر رہے ہیں جس کے ساتھ سختی فرض ہے۔
ہم بغاوت کو شکست دینگے مگر باغیوں کیساتھ برادرانہ سلوک کرینگے۔
یہ پالیسی کمزوری کی دلیل ہے۔
یہ پالیسی شرافت اور رحم پر مبنی ہے۔ ہاک آپ کیوں حسد و بغض
سے مجھے پریشان کر رہے ہیں۔ اسی طرح پہلے بھی کونسل کے ایک
ممبر نے میری غیبت میں سازش کی تھی۔ مگر اُسے کوئی ذاتی مفاد مدِ
نظر نہ تھا۔ اور اب وہ نہائیت شریفانہ طور پر اِسکی تلافی کر رہا ہے
ہاک آپ نے اِن پُر آشوب ایام کی صعوبتوں میں اور اضافہ کر دیا
کس کس طرح آپ حکومت اور اختیار کے لئے سازشیں کر رہے
ہیں۔ یہ مجھ سے مخفی نہیں۔ خدا نے میرے سپرد وہ عظیم الشان کام
کیا ہے۔ اور اسے میری زندگی کے دن تھے تھوڑے۔ مجھے کس کا
بھروسہ ہے محض آپ سب کی وفاداری کا مگر افسوس آپ نے اِس

وفاداری سے مجھے نامراد رکھا۔ آپ اپنے عہدہ کی ذمہ واریوں کو نہائیت محنت اور خوبی سے بجالائے۔ اور اب آپ مستعفی ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے بھی ایک دفعہ ہوئے تھے۔ مگر مینے چشم پوشی کی۔ محبت کا ہاتھ بڑھایا۔ آپ کو گلے لگایا۔ شائید آپ کو توقع ہو کہ اب بھی میں ویسے ہی کروں گا۔ ہرگز نہیں۔ میں آپ کا استعفیٰ منظور کرتا ہوں۔

ہُک میں راضی برضا ہوں (جانا چاہتا ہے)

لنکن ہاتھ تو ملاتے جایئے۔

ہُک اِس وقت معاف ہی فرمایئے۔

(ہُک چلا جاتا ہے۔ لنکن خاموش اُداس سا ایک منٹ کھڑا رہتا ہے۔ گھنٹی بجاتا ہے۔ کلرک آتا ہے)

لنکن مسٹر سلیمنی کو بُلاؤ۔

کلرک بہت اچھا جناب۔

(کلرک جاتا ہے لنکن ایک کتاب جیب سے نکالتا ہے۔ سلیمنی آتا ہے۔ لنکن اسے کتاب کھول کر دیتا ہے)

لنکن سلیمنی آج میں تھک گیا ہوں۔ کچھ پڑھکر سُناؤ۔ شکسپیر ہے۔

سلیمنی (پڑھتا ہے)

ہمارا دلفریب جلسہ ہو چکا۔

ہمارے ایکٹر ہوا کا جھونکا تھے کہ آئے اور چلے گئے۔

اِس بے بُنیاد منظر کی طرح سر بفلک مینار عالی شان محلات مقدس معابد۔ بلکہ دُنیا و مافیہا سب کے سب حادث ہیں۔ اور ایک دن اُن کا نشان تک ڈھونڈھے نہ ملیگا۔

ہماری ہستی ایک خواب اور زندگی موجِ سراب ہے۔

ہماری ہستی ایک خواب اور زندگی ....

پردہ گرتا ہے

ایک مؤرخ

ری جو زیر فلک ہو گئی ہاں بند ‏ ‏ میداں میں ہے شمشیر جنوبی کی زُباں بند

تک تھی جہاں جنگ وہاں آج ہے اُلفت ‏ ‏ بدلے ہے غلامی کے اب آزادی کی شہرت

سین پنجم

۱۸۶۵ء ۱۶ اپریل کا مہینہ شام کا وقت۔ اپوماکس کے نزدیک ایک کسان کا مکان۔ شمالی افواج کا سپہ سالار جنرل گرانٹ میز کے پاس بیٹھا ہے۔ اِس کے مقابل کیپٹن میلنز بیٹھا ہے گرانٹ سیگار پی رہا ہے۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد وسکی اُنڈیلتا ہے ایک کونے میں ڈینس اردلی بیٹھا ہے

گرانٹ (ایک بڑی گھڑی دیکھکر جو اس کے سامنے رکھی ہے) ڈیڑھ گھنٹہ گذر گیا میڈ کی طرف سے اب تک مزید اطلاع آجانی چاہیئے تھی۔ ڈینس۔

ڈینس (پاس آکر) حضور۔

گرانٹ یہ کاغذات کیپٹن ٹمپل مین کے پاس لے جاؤ۔ اور کرنل وسٹ سے دریافت کرو۔ آیا تیئیسویں رجمنٹ نے دھاوا بول دیا ہے یا نہیں اور باورچی سے کہنا کہ دس بجے تھوڑا سا شوربہ بھیجدے اور کہنا کل جو بھیجا تھا بالکل ٹھنڈا تھا۔

ڈینس بہت بہتر جناب (جاتا ہے)

ٹ — میلنز۔ مجھے یہ نقشہ تو دینا (میلنز نقشہ دیتا ہے) اس میں کوئی کلام نہیں۔ اگر میڈ نے غفلت نہ کی تو چند گھنٹوں کا کام ہے۔ لی لاکھ کارآزمودہ جنرل ہو۔ اِس دائرہ سے نکلنا محال ہوگا۔

(انگلی سے نقشہ پر حلقہ بناتا ہے)

لنز — (نقشہ دکھاکر) جناب میرے خیال میں خاتمہ اسی مقام پر ہوگا۔

انٹ — اگر لی نے ہتھیار ڈال دیئے تو لوٹنے کی تیاری کرو۔ اور سیدھے گھر کا رُخ کرو۔

یلنز — جناب ہمارا گھر واپس جانا بھی عجب شان کا ہوگا۔

رانٹ — ہاں بہت شاندار ہوگا۔ آیندہ ہفتہ میرا بیٹا سکول میں داخل ہونے والا ہے۔ کیا ہی خوب ہو جو اسوقت میں گھر پہنچ جاؤں۔

(ڈینس واپس جاتا ہے)

ڈنیس — کرنل وسٹ عرض کرتے ہیں کہ رجمنٹ جنگ میں مصروف ہے اور باورچی التماس کرتا ہے کہ غلطی ہوگئی تھی۔

گرانٹ — باورچی کو کہہ دینا کہ آیندہ اپنی غلطیاں باورچی خانہ میں رکھا کرے۔

ڈنیس — بہت خوب جناب (اپنی جگہ پر چلا جاتا ہے)

گرانٹ — بندوقیں کیا آج صبح روانہ ہوگئی تھیں۔

میلنز — ہاں جناب (دوسرا اردلی آتا ہے)

اردلی
پریزیڈنٹ صاحب ابھی پہنچے ہیں۔ اور اِس وقت احاطہ میں ہیں۔

گرانٹ
بہت خوب میں آتا ہوں۔

(اردلی جاتا ہے۔ گرانٹ جانے کے لئے دروازے تک پہنچتا ہے کہ لنکن اور سلیمنی آ پہنچتے ہیں)

لنکن لمبی فوجی ٹوپی اور سواری کے کوٹ پہنے ہوتا ہے۔ گرانٹ سے مصافحہ کرتا ہے۔ سیلنز کا سلام لیتا ہے۔

گرانٹ
جناب کی تشریف آوری کی توقع نہ تھی۔

لنکن
ہاں۔ مگر دل نے نہ مانا۔ چلا آیا کہئے کیا حال ہے (بیٹھ جاتے ہیں)

گرانٹ
ڈیڑھ گھنٹہ ہوا میڈ نے اطلاع دی تھی کہ لی گھر گیا ہے۔ دائرہ جنگ تنگ کرنے میں صرف دو میل ہیں۔

لنکن
تو اب تک قطعی تصفیہ ہو جانا چاہیئے تھا۔

گرانٹ
بیشک جناب۔ بشرطیکہ یہ دو میل طے کرنے میں کوئی غلطی نہ ہو گئی ہو۔ مجھے ہر لحظہ میڈ کی رپورٹ کا اِنتظار ہے۔

لنکن
کیا اور معرکہ آرائی کا اندیشہ ہے۔

گرانٹ
اغلب ہے کہ رات کے وقت کم و بیش لڑائی ہو۔ مگر صبح تک لی کی رہی سہی آس ٹوٹ جائیگی۔

اردلی (اردلی آتا ہے) حضور ایک قاصد آیا ہے (اردلی جاتا ہے ایک نوجوان افسر آتا ہے۔ سلام کرکے لفافہ پیش کرتا ہے۔

افسر حضور جنرل میڈ نے گذارش کیا ہے۔

گرانٹ (لفافہ لیکر) بہت خوب (لفافہ کھولکر پڑھتا ہے) تمہیں انتظار کی ضرورت نہیں۔ (افسر سلام کرکے چلا جاتا ہے) دائرہ تنگ کر دیا گیا ہے۔ میڈ نے دس گھنٹے کی مہلت دی ہے۔ اسوقت آٹھ بجے تھے۔ گویا یہ مہلت چھ بجے ختم ہو جائیگی۔

(لفافہ لنکن کو دیتا ہے۔ جو اسے پڑھتا ہے)

لنکن گرانٹ ہمیں رحم سے کام لینا چاہیئے۔ باب ای بڑا اجری سپاہی ہے۔

گرانٹ (ایک کاغذ اٹھاکر) جناب اس فہرست کو ملاحظہ فرمائیں شاید اپنی قسم کی یہ آخری فہرست ہو۔

لنکن گرانٹ یہ بڑی سنگدلی کا کام ہے۔ کیا کسی کے لئے سزائے موت بھی تجویز کی گئی ہے۔

گرانٹ ایک کے لئے۔

گرانٹ کیا یہ سزا ناگزیر ہے۔ وہ کون ہے۔

گرانٹ میلنز۔

میلنز (کتاب کھول کر) حضور اس کا نام ولیم سکاٹ ہے۔

لنکن کیا واقعات ہیں۔

میلنز حضور اس نے لمبی منزل طے کرنے کے بعد اپنی خواہش سے ایک بیمار دوست کی خاطر دوسری ڈیوٹی دینے کی ذمہ داری اُٹھائی اس کے بعد اس ڈیوٹی پر سویا ہوُا پایا گیا۔ (کتاب بند کرتا ہے)

گرانٹ میں اسے معاف کرنا چاہتا تھا مگر کیا کروں قواعد سے مجبُور ہوں۔ مقام نہایت خطرناک اور فرض اہم تھا۔

لنکن کب مارا جائے گا۔

میلنز حضور کل صبح۔

لنکن میں نہیں سمجھتا کہ اگر گولی سے اُڑا دیا گیا تو اسے کیا فائدہ پہنچے گا۔ وہ کہاں ہے۔

میلنز حضور یہیں ہے۔

لنکن کیا میں اُسے دیکھ سکتا ہوں۔

گرانٹ ڈینس پہرہ والوں سے کہو کہ سکاٹ کو یہاں لے آئیں۔ (ڈینس جاتا ہے) میں ذرا کرنل ورسٹ سے مل آؤں۔ میلنز ٹمپل مین سے دریافت کرنا کہ اس نے فرد حساب تیار کر لی ہے۔ (دونوں جاتے ہیں)

لنکن سلینی، ذرا کیمپ کی سیر دیکھ آؤ۔

دیلینی جاتا ہے۔ لنکن میلنز کی کتاب دیکھتا ہے۔ اِتنے میں گارڈ ولیم سکاٹ کو لاتے ہیں۔ عمر ۲۰ سال)

لنکن (سپاہیوں سے) باہر ٹھیرو (سپاہی سلام کر کے چلے جاتے ہیں) تمہارا نام ولیم سکاٹ ہے۔

سکاٹ ہاں حضور۔

لنکن جانتے ہو۔ میں کون ہُوں۔

سکاٹ ہاں حضور۔

لنکن تمہارا کورٹ مارشل ہو چکا ہے۔

سکاٹ ہاں حضور۔

لنکن ڈیوٹی کے وقت سو گئے تھے۔

سکاٹ ہاں حضور

لنکن یہ تو بڑا سنگین جُرم ہے۔

سکاٹ حضور میں جانتا ہوں۔

لنکن سو کیوں گئے تھے۔

سکاٹ (تھوڑے وقفہ کے بعد) حضور میں بیدار نہ رہ سکا۔

لنکن تم نے لمبا سفر کیا تھا۔

سکاٹ حضور ۳۲ میل۔

لنکن اور پھر دوسری ڈیوٹی دی۔

سکاٹ ہاں حضور۔

لنکن کس نے حکم دیا تھا۔

سکاٹ حضور میں نے خود خواہش کی تھی۔

لنکن کیوں۔

سکاٹ وائیٹ کی ڈیوٹی تھی۔ وہ بیمار تھا۔ ہم ایک ہی گاؤں کے رہنے والے ہیں۔

لنکن کونسا گاؤں۔

سکاٹ حضور ورماٹ میری .... حضور میری وہاں زمین ہے

لنکن اب کس کے پاس ہے۔

سکاٹ میری ماں کے پاس۔ حضور یہ اسکی تصویر ہے۔

(اپنی جیب سے تصویر نکالتا ہے)

لنکن (تصویر لیکر) کیا تمہاری ماں کو اس کورٹ مارشل کا علم ہے

سکاٹ نہیں حضور اور خدا نہ کرے اُسے ہو (جوش اور بھرائی ہوئی آواز میں)

لنکن بس میرے بچے تیری جان تجھے مبارک تو گولی سے نہیں مارا جائیگا۔

سکاٹ حضور مجھے مارا نہ جائیگا۔

لنکن ہرگز نہیں (وفور شکریہ سے سکاٹ کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں)۔

(لنکن اس کے پاس جاتا ہے)

بس میرے بچے۔ جب تم نے کہا کہ تم جاگ نہیں سکے تو مجھے تمہاری بے گناہی کا یقین آ گیا۔ میں تم پر اعتماد کرتا ہوں اور رجمنٹ میں واپس بھیجتا ہوں (آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے)

سکاٹ حضور میں کب واپس جا سکتا ہوں۔

لنکن کل ہی جاؤ گے۔ مگر امید ہے کہ اس وقت تک لڑائی ختم ہو جائے۔

سکاٹ حضور کیا لڑائی ختم ہو گئی ہے۔

لنکن بالکل تو ختم نہیں ہوئی۔

سکاٹ تو حضور مجھے ابھی جانے دیجئے۔

لنکن تمہاری مرضی (کچھ لکھتا ہے) تمہیں معلوم ہے۔ جنرل میڈ کہاں ہو گا۔

سکاٹ نہیں حضور۔

لنکن کسی سپاہی کو بلاؤ (سکاٹ باہر جاتا ہے ایک سپاہی ہمراہ لیکر آتا ہے)

لنکن تمہارا قیدی آزاد کیا گیا ہے۔ اسے اور اس حکم کو جنرل میڈ تک پہنچا آؤ۔

سپاہی بہت بہتر حضور۔

(دونوں سلام کر کے جاتے ہیں)

لنکن سلینی۔

سلینی (آتا ہے) حضور۔

لنکن کیا وقت ہوگا۔

سلینی ساڑھے نو بجے ہیں۔

لنکن میں ذرا سونا چاہتا ہوں۔ کوئی خبر پہنچی تو وہ جگا لیں گے۔

(لنکن کمبل اوڑھ کر دو کرسیوں پر لیٹ جاتا ہے۔ سلینی ایک بنچ پر دراز ہو جاتا ہے۔ چند منٹ کے بعد گرانٹ آتا ہے۔ اور یہ نقشہ دیکھ کر شمع گل کر کے چپکے سے چلا جاتا ہے)

پردہ گرتا ہے

دونو مؤرخ

صرصر کا شب آتا ہے جو اک جھونکا — گلبرگ کو ہوتا ہے وہ پیغام فنا کا
گلبرگ وہ جسے سینچا تھا ابر کرم نے — تھا رنگ بھرا جسمیں شعاعوں کے قلم نے
شب ہوتے ہی پنکھڑی کو دھوتی تھی شبنم — صناعی قدرت کا نرالا تھا یہ عالم

اتنے میں بڑے زور سے چلتی ہے اک آندھی — دیتی ہے ملا خاک میں ہر ہر پنکھڑی
کس طرح بتائیگا ہمیں ماہ مئی آہ — کیا کیا تھیں بہاریں گئیں اپریل کے ہمراہ
حال اس سے سمجھ لیتے ہیں ارباب بصیرت — کس طرح ہوتی ہے ظلم کی پامال حکومت

سین ششم

(پردہ اُٹھتا ہے۔ وہی سین جو پانچویں سین کے اخیر تھا۔ لنکن اور سلینی ابھی تک لیٹے ہوتے ہیں۔ صبح کی روشنی کمرے میں پڑ رہی ہے۔ ایک اردلی چار کے دو پیالے اور چند بسکٹ لے کر آتا ہے)

لنکن (آنکھیں کھول کر) تسلیم۔

اردلی حضور آداب عرض۔

لنکن (پیالہ اور بسکٹ لیکر) تمہاری مرضی۔

(اردلی سلینی کی طرف جاتا ہے۔ اُسے سویا دیکھ کر پھر جاتا ہے)

لنکن سلینی (زور سے) سلینی۔

سلینی (گھبرا کر اٹھتا ہے) کیا شور مچا رکھا ہے (لنکن کو دیکھ کر) حضور میں معافی چاہتا ہوں۔

لنکن تھوڑی چائے پی لو۔

سلینی جناب کی مہربانی۔ (چار اور بسکٹ لیتا ہے اردلی چلا جاتا ہے)

لنکن: سوئے تو اچھی طرح۔

سلینی: حضور کمر میں درد ہو رہا ہے۔ ایکدفعہ بنچ سے گر گیا تھا۔

لنکن: کیا وقت ہو گا۔

سلینی: (گھڑی دیکھ کر) حضور چھ بجے ہیں (گرانٹ آتا ہے)

گرانٹ: حضور آداب عرض۔ سلینی تسلیم۔

لنکن: جنرل تسلیم۔

سلینی: آداب عرض جناب۔

گرانٹ: رات کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ہوئی۔ میڈ نے ابھی خبر بھیجی ہے کہ لی نے چار بجے صبح ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ اور صلح کی درخواست کرتا ہے۔

لنکن: یہ رشتۂ حیات چار سال سے اسوقت کے انتظار میں لگا رہا۔ اور اب یہ وقت نصیب ہوا۔ تو ساری بات کیسی معمولی معلوم ہوتی ہے گرانٹ آپنے اپنے ملک کی نہایت وفاداری اور محنت سے خدمت کی ہے۔ اور آپ نے میرا یہ مشکل کام آسان کر دیا (اُس کا ہاتھ میں ہاتھ لیکر) میں مشکور ہوں۔

گرانٹ: حضور اگر میں ناکامیاب رہتا تو اُس میں حضور کا سر مُو قصور نہ ہوتا۔ میں اس لئے کامیاب ہوا کہ حضور کو مجھ پر اعتبار اور یقین تھا۔

لنکن آئی کہاں ہیں۔

گرانٹ نہیں آرہے ہیں۔ اور میڈ تو پہنچا ہی چاہتا ہے۔ کیا حضور لی سے ملاقات فرمائیں گے۔

لنکن نہیں نہیں گرانٹ یہ آپ کا کام ہے۔ لیکن اُس سے کسی ملکی اُمور پر گفتگو نہ کرنا۔ اور فیاضی و مروّت سے پیش آنا۔

گرانٹ (جیب سے کاغذ نکالکر) یہ شرائط ہیں جو میں نے مرتب کی ہیں۔

لنکن (پڑھ کر) ٹھیک یہ شرائط آپ جیسے بہادر اور شریف کی شان کے شایان ہیں۔

(کاغذ میز پر رکھ دیتا ہے۔ ایک اردلی آتا ہے)

اردلی حضور جنرل میڈ پہنچ گئے ہیں۔

گرانٹ اُنہیں یہاں بھیجدو۔

اردلی بہت اچھا حضور (چلا جاتا ہے)

گرانٹ اوائل عمر میں مینے رابرٹ لی سے بہت کچھ سیکھا تھا۔ وہ ہم سے اکثر برفائق ہیں۔ یہ شکست اور اس طرح پر آنا اُنہیں بہت گراں گزرے گا۔

لنکن مگر مجھے خوشی ہے کہ جس کے پاس وہ آئے گا۔ وہ بھی بہادر اور شریف ہے

(جنرل میڈ اور کپتان سون آتے ہیں۔ میڈ سلام کرتا ہے)

لنکن — میڈ مبارک ہو تم نے قابلِ تحسین کام کیا۔

میڈ — میں حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

گرانٹ — رات لڑائی کا رنگ کیسا رہا۔

میڈ — دو گھنٹوں تک بہت زوروں پر رہی۔

لنکن — ایک لڑکا سکاٹ نامی تمہارے پاس پہنچا تھا۔

میڈ — حضور پہنچا تھا مگر پہنچتے ہی لڑائی میں شامل ہو گیا۔ اور مارا گیا۔
کیوں سون۔

سون — ہاں حضور۔

لنکن — مارا گیا۔ گرانٹ قدرت کے کھیل نرالے ہیں۔ اچھا الوداع۔
آپ جس قدر جلد ہو سکے واشنگٹن میں اپنی حاضری کی رپورٹ کرو
(گرانٹ سے ہاتھ ملاتا ہے، صاحبو تسلیم۔ سلینی اور میڈ سلام کرتا ہے
لنکن اور اس کے پیچھے سلینی جاتے ہیں)

گرانٹ — کیوں میڈ یہ کام کیسا کٹھن تھا۔

میڈ — نہایت جناب۔

گرانٹ — جرأت۔ استقلال اور اوسان آخر ہمارے کام آئے۔ کہ ہم ایسے نبرد
آزما سپاہی کو شکست دے سکے۔ میڈ مگر ان سب کا باعث ابراہام

لنکن ہے جس نے ایک مشترک اصول پہ دھبہ نہیں آنے دیا
کس قدر خوشی کی بات ہے کہ اس کامیابی اور فتح کا سہرا اس
کے سر رہا۔ میڈ پیو گے گلاس لو (وسکی گلاس میں ڈال کر انہیں
اچھا (خود پیتا ہے) میڈ تمہیں معلوم ہے چند ایک ایسے بھی
بیوقوف آدمی تھے جو چاہتے تھے کہ میں پریزیڈنٹ کے
انتخاب میں لنکن کے مقابلہ میں کھڑا ہوں۔ ہر ایک انسان
میں تھوڑی بہت خودنمائی اور کچھ نہ کچھ حصولِ جاہ کی خواہش
ضرور ہوتی ہے۔ مگر شکر ہے کہ اس معاملہ میں یہ خواہش مجھے
نیچا نہ دکھا سکی۔

(میلنز آتا ہے)

میلنز حضور جنرل لی پہنچ گئے ہیں۔

گرانٹ میڈ کیا جنرل لی مجھے یہاں شرفِ ملاقات بخشیں گے (میڈ
سلام کر کے جاتا ہے (میلنز میری ٹوپی دیکھنا اور تلوار (اِدھر
اُدھر دیکھتا ہے)۔

میلنز حضور یہ ہیں۔

(میلنز دونوں چیزیں دیتا ہے۔ میڈ اور سوان آتے ہیں۔ دروازے
کے پاس ادب سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ رابرٹ لی کمانڈر انچیف آتا

ہے۔ جلو میں ایک افسر ہوتا ہے۔ لی کے چہرے پر گذشتہ ایام کی محنت اور تفکر کے آثار ہیں۔ مگر پوشاک وغیرہ میں نہائیت صفائی اور سلیقہ سے کام لیا گیا ہے جو گرانٹ کی سیدھی سادھی وضع کے سامنے عجیب معلوم ہوتی ہے۔ گرانٹ سلام کرتا ہے۔ لی جواب دیتا ہے)

گرانٹ — جناب آپ جیسے حریف کے مقابلہ میں مجھے یہ موقع نصیب ہونا میرے لئے فخر کا باعث ہے۔

لی — میں نے اپنی بساط بھر کچھ اٹھا نہیں رکھا۔ اور اب اس شکست کو تسلیم کرتا ہوں۔

گرانٹ — آپ تشریف لائے ہیں کہ........

لی — کہ آپ سے دریافت کروں کہ آپ کن شرائیط پر عارضی صلح کرنا چاہتے ہیں۔

گرانٹ — (میز سے کاغذ اٹھاکر) لیجئے یہ شرائیط آسان ہیں اور امید ہے کہ آپ انہیں ظالمانہ خیال نہ کریں گے۔

لی — (پڑھ کر) جناب آپ نے واقعی فیاضی سے کام لیا ہے کیا میں کچھ اور عرض کر سکتا ہوں۔

گرانٹ — اگر میں اُسے پُورا کر سکوں تو مجھے نہایت خوشی ہوگی۔

لی آپ نے ہمارے افسروں کو گھوڑے لے جانے کی اجازت تو دی ہے مگر کیا ہمارے سواروں کے دستے بھی اپنے اپنے گھوڑے لے جا سکتے ہیں۔

گرانٹ میرا یہی خیال ہے۔ کیونکہ زراعت کے لئے اُنکی ضرورت ہوگی بہت اچھا یہ احکام جاری کر دیئے جائیں گے۔

لی میں ممنونِ احسان ہوں۔ آپ کی فیاضی ہم لوگوں پر اچھا اثر ڈالے گی۔ مجھے آپکی شرائط منظور ہیں۔

(لی اپنی پیٹی اور تلوار کھول کر گرانٹ کے سامنے پیش کرتا ہے)

گرانٹ نہیں نہیں میں یہ لکھنا بھول گیا تھا یہ اپنے مالک کے واسطے ہے۔ آپ اِسے زیبِ کمر رکھیں۔

(لی پیٹی و تلوار باندھ لیتا ہے۔ گرانٹ ہاتھ آگے کرتا ہے۔ لی ہاتھ ملاتا ہے۔ دونوں سلام کرتے ہیں۔ لی جاتا ہے)

پردہ گرتا ہے

سین ہفتم

۱۴ / اپریل ۱۸۶۵ء کی شام۔ فورڈ تھیٹر واشنگٹن کا ایک حصہ۔ چند منٹ کے لئے خاموشی۔ دروازہ کھلتا ہے۔ درمیان میں آئکن اور سٹاٹن ساتھ ہی مسز لنکن اور ایک لیڈی باتیں کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ایک افسر وردی پوش کھڑا ہوتا ہے۔ دوسری طرف کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے۔ پانچ پانچ چار چار آدمی باتیں کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

ایک لیڈی تماشہ اچھا رہا۔

اُسکا رفیق ہاں مگر فطرتِ انسانی کے مطابق نہیں۔

دُوسری لیڈی اِس لڑکی نے اچھا پارٹ ادا کیا۔ اس کا کیا نام ہے۔

اُسکا رفیق (پروگرام دیکھکر) ایلی نور۔

ایک آدمی اِس طرف سے تو غضب کی ہوا آرہی ہے۔

اگلی ہوی: مفلر باندھ لو۔

ایک لیڈی: پریزیڈنٹ آج نہایت خوش معلوم ہوتے ہیں۔

دوسری لیڈی: اِس میں تعجب ہی کیا ہے۔ آج ان سے بڑا کون ہے۔

(ایک نوجوان کالا سوٹ پہنے آتا ہے۔ لوگوں میں سے گذر کر لنکن کی طرف نظر ڈالتا ہے۔ اور غائب ہوجاتا ہے

یہ ولکیز بوتھ ہے)

نیچے ہجوم ہے۔ لنکن لنکن کی آوازیں آتی ہیں۔ کوئی کہتا ہے پریزیڈنٹ تقریر کرے۔ کوئی کہتا ہے کہ ابراہام لنکن بابا ابراہام وغیرہ سب باتیں کرنا موقوف کردیتے ہیں۔ چند منٹ کے بعد لنکن کھڑا ہوجاتا ہے۔ جس کے کھڑے ہوتے ہی چیرز کا زور ہوجاتا ہے۔ سب لوگ کھڑے ہوجاتے ہیں۔

(لنکن ہاتھ اٹھاتا ہے سب خاموش ہوجاتے ہیں)

لنکن: صاحبو! آپ کی اِس اظہارِ عقیدت نے میرے دِل پر نہایت گہرا اثر کیا ہے۔ آپ یقین مانیں کہ ان چار سالوں میں آپ کی دلسوزی و برداشت کا جو قرضہ میرے سر پر ہے میں ادا نہیں کرسکتا۔ چار سال کے پُرآشوب اور مصیبت بھرے ایام بسر کرنے کے بعد ہم اس منزل پر پہنچ گئے۔ جس کے لئے کمر

ہمّت باندھی تھی۔ جنرل لی نے اپنے آپ کو گرانٹ کے سپُرد کردیا۔ فتح اب ہماری ہے۔ (چیرز) یہ واقعات و نتائج جو ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ میرے بس میں نہ تھے۔ بلکہ میں اِن واقعات کے قابو میں تھا۔ خیر جس طرح بن پڑا۔ ہم نے امریکہ کا اِتحاد قایم رکھا ہے۔ اور غلامی کا ناروا ظلم نیست و نابُود کردیا ہے۔ (چیرز) نیا دَور نئی اُمنگوں سے شروع ہُوا ہے۔ لڑائی جھگڑے کا عہد ہوچکا۔ اب صُلح و آشتی کی عملداری ہے۔ ہمیں چاہئیے کہ دشمنوں کے ساتھ ایسی صُلح کریں جنکی بنیاد رحم اور انصاف پر ہو۔ متحدہ امریکہ کی اس طرح رہنمائی ہو۔ کہ ترقی ہر قدم پر آنکھیں بچھائے۔ ہر سمت دولت و اقبال کا پرچم لہرائے۔ ہمیں کسی سے بغض نہ ہو۔ سب کو محبت بھری آنکھ سے دیکھیں۔ ہمیشہ سرگرم کار رہیں۔ اور خدا کے فضل سے ہم ہی ہمیشہ آزادی کے علمبردار رہیں۔ ہماری جمہوری حکومت ابد پیوند ہو۔ شخصی حکومت کا جُوا ہماری گردن میں کبھی نہ پڑے۔ پبلک کی رائے کی وقعت کرنا ہمارا شعار قومی قرار پائے۔ کسی حقیر فردِ قوم کی رائے پر غور کرنے سے کبھی عار نہ آئے۔ حکومتِ جمہور دائم رہے۔ جمہور ہی راعی ہو

اور جمہور یا رعیت زور سے چیرز

لنکن بیٹھ جاتا ہے۔ تماشا شروع ہوتا ہے۔ نہایت دردناک سین ہے۔ باجا دھم سروں میں بجتا ہے۔ بوتھ آتا ہے۔ کوٹ کے نیچے سے ہاتھ نکالتا ہے۔ جس میں ریوالور ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو سنبھال لنکن کے بکس کا دروازہ جلدی سے کھول کر فایر کر دیتا ہے ایک افسر اس کے پیچھے بھاگتا ہے۔ لنکن منہ کے بل گر پڑتا ہے۔ مسز لنکن اور سٹانٹن جھک کر اٹھاتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر فوراً پہنچ جاتا ہے۔ سب دروازے کھل جاتے ہیں۔ لوگ دو دو چار چار مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ چہرے سے خوف کے آثار۔ سٹانٹن آگے بڑھتا ہے۔ اندھیرا سا ہو جاتا ہے۔ حاضرین کی طرف دیکھ کر اشارہ کرتا ہے۔ سب اسکی طرف دیکھتے ہیں)

سٹانٹن لنکن ہمارے اور دنیا کے لئے بس اپنی یادگار چھوڑ گئے۔

پردہ گرتا ہے

(تمت)

قطعۂ تاریخ انطباع

از نتیجۂ افکار حکیم فیروز الدین احمد فیروز طغرائی مرحوم امرتسری

نسخۂ دلکش جس کو لکھے — طغرائے عنوانِ سیاست

نور و عمر کے زورِ قلم سے — نکلا یہ فرمانِ سیاست

ہے یہ نصیحت خیز ڈراما — معدنِ حکمت کانِ سیاست

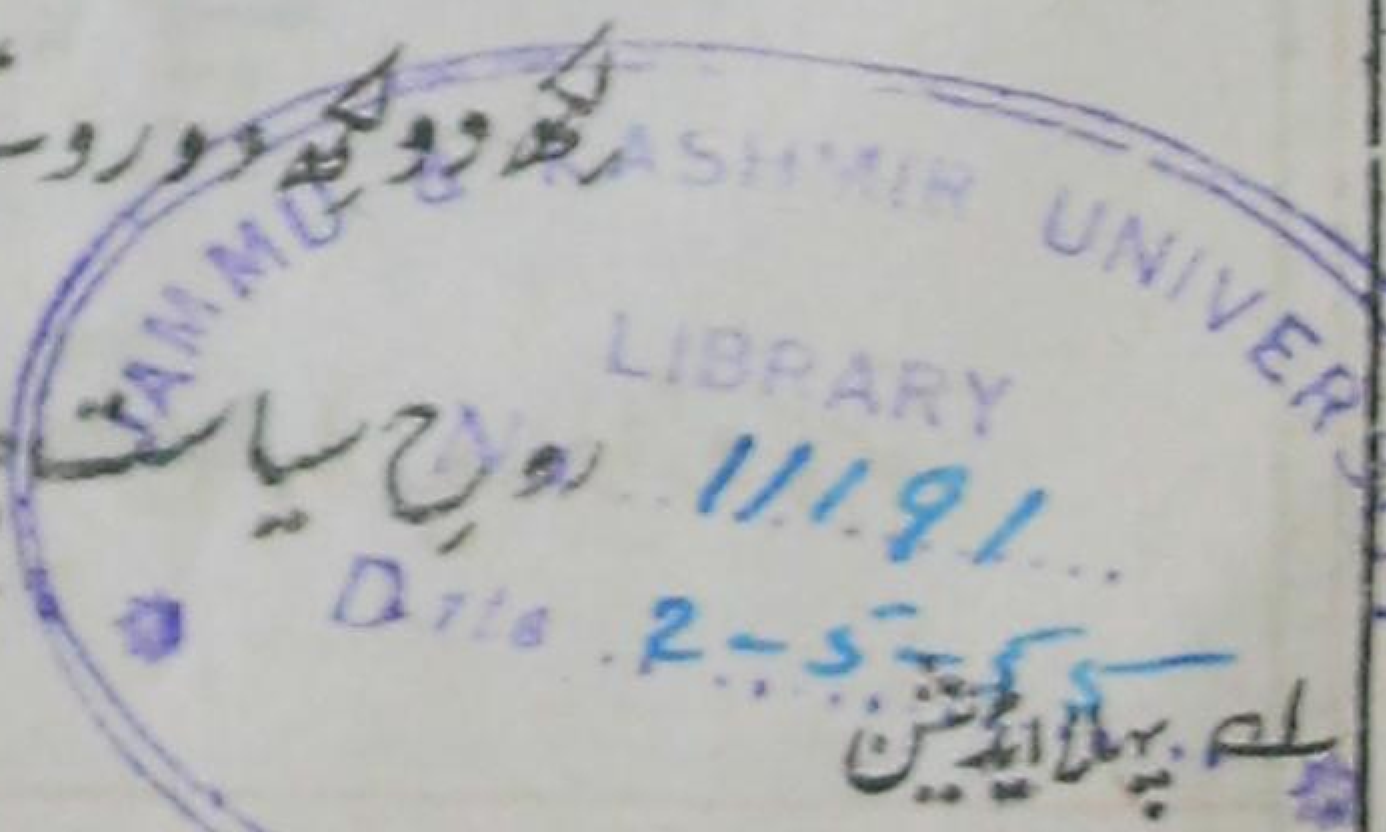
لنکن کی پُر عبرت لائف — بڑھ گئی جس سے شانِ سیاست

سال کا جویا تھا طغرائی — بولے نکتہ ورانِ سیاست

لکھ دو لکھ دو روئے طرب سے[۹]

روحِ سیاست جانِ سیاست

۱۳۳۹ھ



۹ پہلا ایڈیشن

رُباعیاتِ یگانہ

حضرت یگانہ لکھنوی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ ایک نغز گو شاعر اور بےمثیل ادیب ہیں۔ آپکا کلام مختلف رسائل میں شائع ہوکر ملک سے خراج تحسین حاصل کرچکا ہے۔ آپ کی رباعیات خالص لکھنوی زبان اور رنگ کا بہترین مرقع ہیں اور آپ کا وجود موجودہ دَور میں ہندوستان کے لئے ازبس غنیمت ہے آپ کی رباعیات کو پڑھ کر ہر سخن سنج انسان کو غالب و میر کا زمانہ یاد آجاتا ہے۔ بہترین کاغذ اور دیدہ زیب کتابت و طباعت سے آراستہ و پیراستہ ہوکر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی ہیں۔ جیبی سائز بالکل عمر خیام کے انگریزی ایڈیشن کی طرز پر۔ انگریزی زبان میں ایسی کتابیں پانچ پانچ روپے قیمت پاتی ہیں۔ لیکن ہم نے قیمت بالکل معمولی رکھی ہے۔ یعنی (عہ)

مجلد سُنہری نہایت اعلیٰ اور خوبصُورت

مِلنے کا پتہ

اُردو بک سٹال بیرون لوہاری دروازہ لاہور

ڈرامے چند

صاحبزادہ محمد عمر و نور الہی کی تازہ تصنیف۔ اسمیں آپکے دس ایک ایکٹ ڈرامے ہیں۔
اردو زبان میں یہ بالکل انوکھی چیز ہے۔ جناب محمد عمر و نور الہی کے قلم معجز رقم کی روانی اس
کتاب میں پورے زوروں پر ہے۔ ہمارے خیال میں ان ڈراموں کو سٹیج کرنے میں جتنی
کامیابی ہو سکتی ہے شاید آجتک نہ ہوئی ہو۔ تمام ڈرامے مزاحیہ رنگ میں لکھے
گئے ہیں۔ اور اتنے کامیاب ہیں کہ آپ انہیں پڑھ کر عش عش کر اٹھیں گے۔

قیمت ۸/

چہیتا بھائی

مرزا فہیم بیگ چغتائی ایک کہنہ مشق ادیب اور نغز گو شاعر ہیں۔ آپنے اپنے بچپن کے
حالات سیدھے سبھاؤ گھر کی روزمرہ میں تحریر کر دیئے ہیں۔ اتنی پر لطف اور دلچسپ
کتاب ہے۔ کہ ایک دفعہ شروع کر کے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ اور اس پر طرہ
یہ ہے کہ بچوں کے اخلاق سدھارنے کا اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ نیز
زبان کے فصیح اور ٹکسالی ہونے کی وجہ سے بڑی عمر کے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں

حجم ۱۵۲ صفحات۔ قیمت ۸/

فرانسیسی افسانے

اِس کتاب میں جو خوبصورت جیبی سائز کے ۲۰۰ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے انوروا لمزاک تھیوفیگل گاتئیر نفولنس رُوڈوے۔ گی دی مُوپاسان۔ پیری لوئی۔ کیتول مندیر۔ اناطول فرانس مپکین اور الکس فنش کے افسانوں کو پروفیسر صوفی غلام مصطفیٰ تبسم ایم اے۔ پروفیسر محمد دین تاثیر ایم اے۔ جناب غلام عباس صاحب ایڈیٹر پھول مسٹر سراج الدین احمد نظامی مسٹر فیروز الدین احمد اور مسٹر بدر الدین بدر نے اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ افسانوں کے انتخاب کے متعلق اتنا کہدینا کافی ہے کہ پروفیسر محمد دین تاثیر ایم اے نے انہیں مندرجہ بالا فرانسیسی افسانہ نویسوں کے شاہکار قرار دیا ہے۔ اور تراجم کو ہندوستان بھر میں از حد پسند کیا گیا ہے۔ باقی کتاب کے ظاہری محاسن کے متعلق عرض ہے کہ شرکتِ ادبیہ لاہور نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ ادبیاتِ عالم کے بہترین انتخاب کو چھوٹی چھوٹی کتابوں کے سٹ کی صورت میں شایع کیا جائے۔ جو ظاہری و باطنی محاسن کے اعتبار سے معیاری قرار دیا جائے۔ ٹائیٹل نہایت عمدہ اور قیمتی کاغذ پر دو رنگ کا بلاک چھاپا گیا ہے۔ اور کتابت و طباعت بھی شرکتِ ادبیہ کے ذوقِ علمی کی شاندار دلیل ہے۔ قیمت ... ... ۱۲؍

ملنے کا پتہ:۔ اردو بک سٹال بیرون لوہاری دروازہ لاہور

گناہ کی راتیں

حضرت ایم۔ اسلم کی تازہ ترین کتاب۔ نرگس ناظمہ کی آپ بیتی اور ایکٹرس کے خطوط کے بعد اس سلسلے کی یہ آخری کڑی ہے۔ جسے متفقہ طور پر ان سب کتب میں بہترین تسلیم کیا گیا ہے۔ اصلاحی رنگ میں ادبیاتِ لطیف کی چاشنی اِس کتاب کو چار چاند لگا رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسکر وائلڈ کا بے پناہ اشہبِ قلم فصاحت اور بلاغت کے میدان میں اپنی جولانیاں دکھا رہا ہے۔ اِتنی دلچسپ اور اتنی مفید کتاب اردو ادب میں مشکل سے ملیگی انگریزی۔ فرانسیسی اور دیگر غیر ملکی زبانوں کی ادبیات کی رنگینیوں پر لٹو ہو جانے والے مغرب زدہ نوجوان اس کتاب کو پڑھ کر اردو کی البیلی اداؤں کے شیدا ہو جائیں گے۔

حجم تقریباً ۱۵۰ صفحات۔

قیمت ایک روپیہ .. .. (عہ)

ملنے کا پتہ:۔ اردو بک سٹال بیرون لوہاری دروازہ لاہور

اسی قلم سے

موجودہ لندن کے اسرار۔ لندن کے خفیہ قتل اور انیس جو خوفناک جرائم ہوتے ہیں
اِن کے متعلق نہایت ہی دلچسپ انداز میں انکشاف۔ قیمت .. .. عہ

ناٹک ساگر۔ دنیائے ڈرامہ کی تاریخ سٹیج کے متعلق مفید معلومات۔ اردو زبان میں
ڈرامہ پر اتنی ضخیم اور پُر مغز کتاب آجتک نہیں لکھی گئی۔ قیمت .. .. چار روپیہ

ناٹک کتھا۔ قدیم ہندوستان کی کہانیاں خالص ہندوستانی زبان میں۔ ۸ر

تین ٹوپیاں۔ دورِ جدید کی ایک فرانسیسی کا عکس۔ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ
ہو جائیے۔ قیمت ۸ر

قزاق۔ نہایت ہی دلچسپ ڈرامہ۔ قیمت ۸ر

بگڑے دل۔ فرانسیسی زبان کی ایک کومیڈی۔ قیمت ۸ر

ظفر کی موت۔ موت کا فرشتہ بہن کی بے بس گود سے معصوم بھائی کو چھین
لیتا ہے۔ اِنسان کی موت سے جنگ (ڈراما) قیمت ۴ر

اُردُو بک سٹال لاہور

دارالادب پنجاب

اردو بک سٹال جسوقت کھولا گیا تھا اسوقت ہمارے پیش نظر ملک کے دیگر علمی و ادبی اداروں کی مطبوعات کو جمع کرکے ارباب ذوق کے سامنے پیش کرنا ہی تھا چنانچہ ہمنے ہندوستان کے کونے کونے سے اچھی کتابوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا اور اپنی جانب سے علمی و ادبی مذاق رکھنے والے طبقہ کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا لیکن اس دوران میں ہمیں معلوم ہوا کہ کئی مضامین ایسے بھی ہیں جو اردو زبان میں ابھی بالکل اچھوتے ہیں۔ یا اگر ان کے متعلق کتابیں لکھی بھی گئی ہیں تو ان کی قیمتوں وغیرہ کے متعلق لوگوں کو سخت شکایت ہے چنانچہ ہم نے اب ارادہ کر لیا ہے کہ خاص خاص مضامین پر خاص خاص ادبا سے معیاری کتب لکھوا کر انہیں بحسن و خوبی شائع کیا جائے۔ اور کوشش یہ کی جاوے کہ یہ معیاری کتب نہایت ہی مناسب قیمتوں پر فروخت کی جاویں تاکہ غریب طبقہ بھی ان سے مستفید ہوسکے امید ہے قارئین کرام مندرجہ ذیل کتب منگوا کر ہماری محنت کی داد دیں گے ۔

کتابیں ملنے کا پتہ :- مینجر اُردو بک سٹال بیرون لوہاری دروازہ لاہور